شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

مع ضمیمۂ بی مثل بی عدیل موسوم بہ

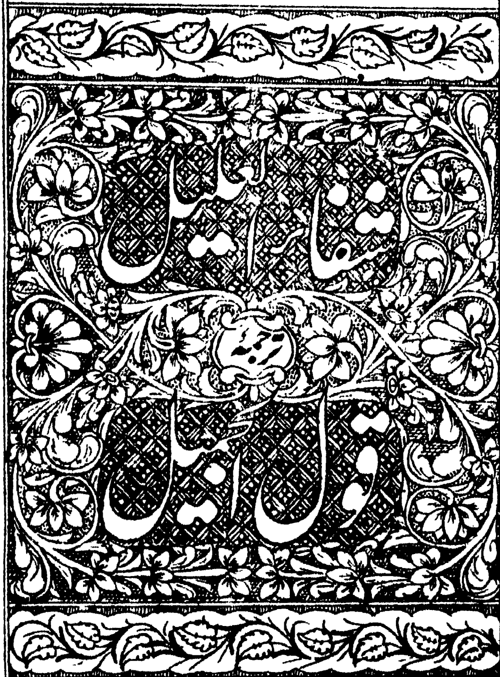
ہدایت السبیل

کہ در آن جوابات اعتراضاتیست کہ معترضینِ ظاہریہ برین کتاب نمودہ اند

و رفع ایراداتیست کہ منکرینِ تا بیہ از راہ بی ادبی لب کشودہ اند

در مطبع نظامی کانپور مطبوع گردید

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ



در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۳۰۱ مطبوع گردید

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل ست

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد
۶۳	بیان حقیقت ہمت	۷۹	بیدار شدن از شب	۹۰	نشان سیاہی
؍	بیان سلب مرض	۰	عمل حفظ اطفال	۹۱	برای مسحور
۶۴	طریقۂ توجہ بخشی	؍	برای امان از ہر آفت	۹۲	برای گم
؍	طریقۂ تصرف قلوب	۸۰	برای خوف حاکم	؍	برای شنا
۶۵	طریقۂ اطلاع نسبت اہل اللہ	۸۱	آیات شفا برای مریض	؍	برای برد
؍	طریقۂ اشراف خواطر	؍	سی سہ آیت برای دفع سحر و محافظت از دزدان و درندگان	۹۳	برای حاجت
؍	طریقۂ کشف وقائع آیندہ			؍	طریقۂ ا
۶۶	طریقۂ دفع بلا	۸۳	برای حفظ چیچک		
۶۷	اشتغال طریقۂ مجددیہ	۸۴	ناخنہای اصحاب		
۶۸	فوائد فصل ہفتم		امان از غرق و آتش		
؍	بیان حقیقت نسبت	؍	برای حاجت		
؍	بیان توارث نسبت از زمان	۸۵	نماز برای قضا		
	رسالت تا این ساعت	؍	اعمال آسیب		
۷۷	فوائد فصل ہشتم	۸۶	عمل دفع جنازہ		
؍	اعمال مجربۂ خاندانی حضرت مصنف	۸۷	برای عقیمہ		
؍	برای کشائش ظاہری و باطنی	؍	برای استعانہ		
؍	برای درد دندان و سر و ریاح	؍	برای درد زہ		
۷۸	برای دفع حجامت و درد و سپ و نظامی	۸۸	برای نیک فرزند نرینہ	۱۰۰	
؍	برای گزیدن سگ دیوانہ	؍	برای زندگی فرزند نرینہ	؍	در ذکر سلاسل
۷۹	برای دفع فاقہ	۸۹	عمل چشم زخم و آین	۱۱۸	سند سلسلہ
				۱۲۰	سند سلسلہ

یہ مختصر ہی حدیث
دراز کا اسکا آگے یون ہی
کہ جب فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو
پوچھتا ہی اونسے پروردگار حالانکہ وہ بہت جانتا ہی
اونسے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین
کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجکو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان
اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتے ہین پس فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اونھون نے مجکو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الاولین
والآخرین وعلی آلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین

اما بعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین
عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی
سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل
حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے
آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرین
مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور
سالکان راہ طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بخواہش اس حدیث
کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش
کرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین

جب حق تعالے فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی
ون مین تو فلانا بندہ گنہکار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا
دہان بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھ
نے والا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ
دیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی **نظم**
یہ دل نہ بکار گو مین ہون لیکن فدائی ہون اسکے عاشقون کا یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے
ن طمین پر تو پڑے صادقون کا اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا
ل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کرے
ور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع**
لِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ + بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی **فصل پہلی** اور
دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین **فصل تیسری** سالکین کی تربیت کی
رتیب مین **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کے اشغال مین **فصل پانچوین** مشائخ چشتیہ کے اشغال مین
فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل ساتوین** آل کا اشغال یعنی
تحصیل نسبت مین **فصل آٹھوین** عزائم اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی کی
شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ
مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین
محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم او رتاخیر واقع ہو اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے
سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حاشی مصنف قدس سرہ اور اونکے
خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کے اس کتاب پر صحیح پاے مزید توضیح
اور تکثیر فوائد کے واسطے اونکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو
مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہو گے اور اسکا شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل نام رکھا حق تعالی اس ترجمے کو

نیز مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب مطبع اور ناظرین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَیَضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَیِّئَةً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ اکْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ اور بھیجا انبیای برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بناکر معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادات اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً یَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ الْاَبْرَارِ پھر حق تعالیٰ نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو انکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرنا بعد قرن قائم رکھین وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے جو شریر اونکے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا یَهْتَدِی النَّاسُ بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الطَّبِیْعَةِ اِلٰی قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جسنے طبیعت و بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کیطرف فَمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِیْمُ الْمُقِیْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جسکا کہ دل ہدایت پایا اوسنے کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین فَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰی فَقَدْ غَوٰی وَهَوٰی وَلَهُ الْجَحِیْمُ وَالْحَمِیْمُ وَمَا لَهٗ مِنْ اَنْصَارٍ اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہی اور کوئی اوسکا مددگار نہین نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ارسله بالحق بشيرا ونذيرا صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليما

ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اوسنے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اونپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اونکے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اما بعد فيقول العبد الضعيف الفقير الى رحمة الله الكريم ولي الله بن الشيخ عبد الرحيم تغمدهما الله بفضله الجسيم وجعل لهما الى النعيم المقيم هذه فصول مشتملة على اصول الطريقة وما يتصل بها مما استفدناه من مشايخنا النقشبندية والجيلانية والجشتية رضي الله تعالى عنهم وسميتها بالقول الجميل في بيان سواء السبيل حسبي الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا اون دونوکو اللہ ڈھاپ لے اپنے فضل بڑے مین اور دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کیطرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات و اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالی اونسے اور ان فصلونکا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکھا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا ہے

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی ان الذين يبايعونك

إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھوں پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کرے گا واستفاض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الناس کانوا یبایعونہ تارۃ علی الہجرۃ والجہاد وتارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی الثبات والقرار فی معرکۃ الکفار وتارۃ علی التمسک بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ والحرص علی الطاعات کما صح انہ صلے اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار علی ان لا ینحن اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نکرنے پر وروی ابن ماجۃ انہ بایع ناسا من فقراء المہاجرین علی ان لا یسئلوا الناس شیئا فکان احدہم یسقط سوطہ فینزل عن فرسہ فیاخذہ ولا یسئل احدا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا ومما لا شک فیہ ولا شبہۃ انہ اذا ثبت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العبادۃ والاہتمام بشانہ فانہ لا ینزل عن کونہ سنۃ فی الدین اور جسمین کچھہ شک و شبہہ نہین وہ یہ ہی کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بسبیل عادت تو وہ فعل

سنت دینی سے کمتر نہیں **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو
بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک و شبہہ نہیں بقی انّہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعالما بما انزل اللہ تعالی من القرآن والحکمۃ معلما
للکتاب والسنۃ ومزکیا للامۃ فما فعلہ علی جہۃ الخلافۃ کان سنۃ للخلفاء
وما فعلہ علی جہۃ کونہ معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کان سنۃ
للعلماء الراسخین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین
اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالے نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے
اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت
ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماء راسخین کے واسطے سنت
ہوا **ف** علماء راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فلنبحث عن البیعۃ
من ای قسم ہی فظن قوم انہا منحصرۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعاناہ
الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیء وہذا ظن فاسد لما ذکرنا من
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ
علی التمسک بالسنۃ وہذا صحیح البخاری شاہد علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ بایع قوما من الانصار
فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدہم
یجاہر الامراء والملوک بالرد والانکار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من
الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب
التزکیۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ
کون قسم میں سے ہی سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت و سلطنت اپر
وہ جو صوفیوں کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعا کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہی

دلیل اوسکی یہ ہے ہم مذکور کرچکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور
تمسک کا ہے تمسک بالسنہ پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیرخواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور
حضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کرلی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت کرنے کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولیں جہاں رہیں سو وہ نہیں ڈرتے تھے آگے امرا اور سلاطین کے بلا خوف و اونکا
کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی سوا قوموں سے بیعت لی اور شرط کرلی کہ نوحہ نہ کریں
پر منکرین انکے سوا بہت سی روشن بیعتیں ثابت ہوئی ہیں سب اوسی قسم کی ہیں کہ اوامر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کی ہیں ف تو معلوم ہوا بات ہویدا کہ بیعت فقط دلیل خلافت نہ تھی قال الحق ان البیعۃ
علی اقسام منہا بیعۃ الخلافۃ ومنہا بیعۃ الاسلام ومنہا بیعۃ التمسک بحبل
التقوی ومنہا بیعۃ الہجرۃ والجہاد ومنہا بیعۃ التوثق فی الجہاد تو حق یہ ہے کہ بیعت چند
قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وکانت بیعۃ الاسلام
متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین منہم فلان دخول الناس
فی الاسلام فی ایامہم کان غالبا بالقہر والسیف لا بالتالیف واظہار البرہان
ولا طوعا ورغبۃ واما فی غیرہم فلانہم کانوا فی الاکثر ظلمۃ فسقۃ لا یہتمون
باقامۃ السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے میں متروک تھی خلفاے راشدین کے
وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں اونکے ایام میں اکثر بسبب
شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور
رغبت سے تھا اور جو خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفاے بنی امیہ و بنی عباسیہ کے وقت میں
اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ وہ بہت اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن میں کوشش بلیغ نکرتے تھے
وکذلک بیعۃ التمسک بحبل التقوی کانت متروکۃ اما فی زمان الخلفاء الراشدین

فلكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتأدبوا في
حضرته فكانوا لا يحتاجون إلى بيعة الخلفاء وأما في زمن غيرهم فخيف تفرق
الكلمة وأن يفضي بعدم مبايعة الخلافة فتهيج الفتن وكانت الصوفية [illegible]
يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء اغتنموا
الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله أعلم اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت
خلفا میں [illegible] خلفا سے [illegible] زمانے میں تو بیعت [illegible] جو نورانی ہو
بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ادب سیکھے تھے آپ کی [illegible] ان کو کچھ حاجت نہ تھی
خلفا کی بیعت کی [illegible] اور خلفا کے سوا اور زمانے میں [illegible]
اور اس خوف سے کہ بیعت [illegible] اگر بیعت خلافت کا [illegible] کیا جاوے تو فساد اوٹھے بیعت
[illegible] تقوی [illegible] بیعت کے [illegible] بعد [illegible]
[illegible] تو حضرات صوفیہ نے [illegible] سنت
بیعت پر [illegible] واللہ اعلم [illegible] مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات
صوفیہ [illegible] اس رسم بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے
کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو [illegible] کا اجر ملیگا اور اون لوگوں کا بھی اوسکو اجر ملیگا جو اوس سنت پر [illegible]

فصل دوسری

اس فصل میں سنت بیعت اور اوسکی نہایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی

ولعلك تقول أخبرني عن البيعة ما هي واجبة أم سنة ثم ما الحكمة في
شرعها ثم ما شرط من يأخذ البيعة ثم ما شرط المبايع ثم ما أوان المبايع و
ما كنهه ثم هل يجوز تكرار البيعة من مشايخ واحد أو علماء كثيرين ثم ما اللفظ
المأثور عند البيعة اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے کہ مجھکو بیعت کا حکم بتایئے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت
پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے

شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی
مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے
بیعت کے وقت فاقول اَمَّا المَسْئَلَۃُ الاُولیٰ فَاعْلَمْ اَنَّ البَیْعَۃَ سُنَّۃٌ وَلَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ
لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوا بِھَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ وَلَمْ یَدُلَّ
دَلِیْلٌ عَلٰی تَاثِیْمِ تَارِکِھَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِنَ الاَئِمَّۃِ عَلٰی تَارِکِھَا فَکَانَ کَالاِجْمَاعِ
عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے
جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار
ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ
واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم
ہوگیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا
موجب ہو وَاَمَّا المَسْئَلَۃُ الثَّانِیَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ یَّضْبِطَ الاُمُوْرَ
الخَفِیَّۃَ المُضْمَرَۃَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاھِرَۃٍ وَیَنْصِبَھَا مَقَامَھَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالیَوْمِ الاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَکَمَا اَنَّ رِضَی المُتَعَاقِدَیْنِ
بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَ الاِیْجَابُ وَالقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال دوسرے کا
جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال
اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور
اوسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب و قبول کو قائم مقام
رضاے مخفی کے کردیا فَکَذٰلِکَ التَّوْبَۃُ وَالعَزِیْمَۃُ عَلٰی تَرْکِ المَعَاصِیْ وَالتَّمَسُّکُ بِحَبْلِ التَّقْوٰی
خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَتِ البَیْعَۃُ مَقَامَھَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی اور تقوی کی

جواب سوال اول

حکمت بیعت

جواب سوال دوم

رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام کر دیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ
فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى
بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَهُ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ
وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور
مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلے سرے کا
مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند
تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے
معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اوسکو
جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام
مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضِلِهٖ عَلٰى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا
علم اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت
کر چکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے
فقہاے دین کے معلوم کر چکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو
باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہی اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے
یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے
کہ اسیطرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث
متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون اماموں کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی
گویا کہ اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ لِاَنَّا نَرٰى
اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ

الا ظن بلوغ الخبر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیعت لینے والا اسکا مکلف نہین
عالم قرآن مین اختلافات قراءت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص روایات پر منحصر نہین
اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین ف منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے
بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک ساتھ رہ جاوے اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی
حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط
سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قرینہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کے واسطے
اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ
درکار ہی وکذا بعلم الاصول والکلام وجزئیات الفقہ والفتاوی اور بیعت لینے والا علم
اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوی کے یاد رکھنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز
قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی
طرف کم حاجت ہوتی ہی مترجم کہتا ہی تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجۃ ہین
اونکا حفظ شرط ہی وانما شرطنا العلم لان الغرض من البیعۃ امرہ بالمعروف
ونہیہ عن المنکر وارشادہ الی تحصیل السکینۃ الباطنۃ وازالۃ الرذائل و
اکتساب الحمائد ثم امتثال المسترشد بہ فی کل ذلک فمن لم یکن عالما کیف
یتصور منہ ہذا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہی کہ غرض بیعت سے یہ ہی کہ حکم کرنا
مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بد خوون کا
اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان
امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہی

فقراے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم دین کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مثل قوۃ القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدونکا نام مع شمائل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین انکے کلام سے بھی غافل ہین وہ کیا فرما گئے ہین قَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنی سماعت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَآءَ الْاَتْقِيَآءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ يَّكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور انسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال و اقوال اور حالات کو کتاب و سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم

وَالشَّرْطُ الثَّانِيْ الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت و تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑنہ جاتا ہو ف مولانا عبدالعزیز نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت شروع ہوئی ہی واسطے صفاے باطن کے اور انسان مجبول ہی اپنے ہی نوع کے اقتداے افعال اور صفاے باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہی

وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ

المؤكدة والاذكار المأثورة المذكورة في صحاح الاحاديث مواظبا على تعلق القلب بالله سبحانه وكان ياد داشت له ملكة راسخة اور تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہو کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین اور تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یاد داشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہی یاد داشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی والشرط الرابع ان يكون آمرا بالمعروف ناهيا عن المنكر مستبدا برأيه لا امعة ليس له رأي ولا امر ذا مروءة وعقل تام يعتمد عليه في كل ما يأمر به وينهى عنه قال الله تعالى ممن ترضون من الشهداء فما ظنك لصاحب البيعة اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مرد ہر جائی ہر دم خیالی جسکو نہ راے ہو اور نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے اور روکے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشدین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولی ہوگا والشرط الخامس ان يكون صحب المشائخ وتأدب بهم دهرا طويلا واخذ منهم النور الباطن والسكينة وهذا لان سنة الله جرت بان الرجل لا يفلح الا اذا رأى المفلحين كما ان الرجل لا يتعلم الا بصحبة العلماء وعلى هذا القياس غيره ذلك من الصناعات اور

پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانۂ دراز تک
اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت
الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا
مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت
نجار کے نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق
ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کر سکتا بدون اپنے ابناے جنس کی مشارکت و معاونت کے بخلاف اور
حیوانات کے کہ اونکے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی
کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِي ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ
مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ
بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین ہین بیچ بیعت لینے کے ظہور کرامات اور خوارق
عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات و خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور
ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہی اور دھوکا نکھایو اوس سے جو درویش
مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحبان بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے تو تم
اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا
یعنی حلال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہی **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین
کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا
اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نکھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے
عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا
کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ

المبایع بالغا عاقلا راغبا وقد جاء فی الحدیث انه عرض علی النبی صلی اللہ علیه
وسلم صبی لیبایعه فمسح علی راسه ودعا له بالبرکة ولم یبایع اور سوال چوتھے کا جواب یون
جان که واجب ہی یه که بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہی که نبی صلی اللہ
علیه وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکه آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے
برکت کی دعا کی اور بیعت نه لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کیواسطے شرط اسلئے ہی که
نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا ذکر
ہی ومن المشایخ من یجوز بیعة الصغار تبرکا وتشبها والله اعلم اور بعضے مشایخ
لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور رنگ ثانی کے والله اعلم ف مولانا نے فرمایا که شاید
تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہی که حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وے
سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیه وسلم اونکو اپنی طرف متوجه دیکھکر مسکرائے پھر اونسے
بیعت لی واما المسألة الخامسة فاعلم ان البیعة المتوارثة بین الصوفیة علی
وجوه احدها بیعة التوبة من المعاصی والثانی بیعة التبرک بسلسلة الصالحین
بمنزلة سلسلة اسناد الحدیث فان فیها برکة والثالث بیعة تاکید العزیمة
علی التجرد لامر الله وترک ما نهی عنه ظاهرا وباطنا وتعلیق القلب بالله تعالی وهو
الاصل اور سوال پانچوین کا جواب یون جان که جو بیعت که صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی
طرح پر ہی پہلا طریقه بیعت توبه ہی معاصی سے اور دوسرا طریقه بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت
صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی که اسمین البته برکت ہی اور تیسرا طریقه
بیعت تاکید عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے
اور تعلیق دل کی اللہ جل شانه سے اور یہی تیسرا طریقه اصل ہی واما الاولان فالوفاء بالبیعة
فیهما ترک الکبائر وعدم الاصرار علی الصغائر والتمسک بالطاعات
المؤکدة من الواجبات والسنن الرواتب فی الکتب بالاجمال فی ما ذکرنا اور پہلے

جواب سوال پانچوین

اقسام بیعت صوفیہ

دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اصرار کرنا صغائر پر اور طاعات
مذکورہ پر عمل کرنا از قسم واجبات اور مؤکد سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اون
جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی
وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ اَلْبَقَاءُ عَلٰی هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰی یَکُوْنَ مُتَمَکِّنًا
بِنُوْرِ السَّکِیْنَةِ وَیَصِیْرُ ذٰلِکَ دَیْدَنًا لَّهٗ وَخُلُقًا وَّجِبِلَّةً فَبَعْدَ ذٰلِکَ قَدْ یُرَخَّصُ فِیْ
مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا یُحْتَاجُ اِلٰی طُوْلِ التَّعَهُّدِ
کَالتَّدْرِیْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّکْثُ الْاِخْلَالُ فِیْ ذٰلِکَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا
بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن
ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک
کاہے اوسکو اجازت دیجاتی ہی اون چیزون مین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے
بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا
اور بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ
فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ وَکَذٰلِکَ
عَنِ الصُّوْفِیَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِیْ مَنْ بَایَعَهٗ فَلَا بَاْسَ
وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَیْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ یُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ
وَیُذْهِبُ الْبَرَکَةَ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے
سوال کے جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسی طرح
حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے
بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے
بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی
کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے

بیعت یا ہی واسد اعلم یعنی اوسکو ہر جا بی اور بیہ رم خیالی تجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَامَّا المَسْئَلَۃُ السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہی یعنی الحمد سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے سب تعریف اسد کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اسد کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اسد نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اسد کے اور اسکی کہ محمد بندہ ہے اسد کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اسد اوسپر اور اوسکی آل پر اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُہُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ ایمان لایا مین اسد پر اور جو اسد کے نزدیک سے آیا اسد کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اسد پر اور جو رسول اسد کے نزدیک سے آیا رسول اسد کی مراد پر صلے اسد علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ دنیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اسد کے اور گواہی دیتا ہون

کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
پھر مرشد کہے مرید سے کہ کہ مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے
پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور
نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت
ہوگی اوسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا
اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِيَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهٗ
فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ
خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرون گا اور زنا نکرون گا
اور قتل نکرون گا اور بہتان کو نہ لاؤن گا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے
اوسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرون گا امر مشروع مین ف اس مضمون کی بیعت
قرآن مجید مین منصوص ہی ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور
تلاش کرو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت
کرتے ہین تجھسے اے نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اونکے
ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو

تو اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اسنے عہد کیا اسو قریب ہی اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف
یعنی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ مینے اپنے جد امجد
حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ سے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر ایک عالم نے اونسے
بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے
استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہوسکتا کہ وہ تقوے مین
داخل ہی اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال امر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ واو عطف کا
مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہوسکتا بدلیل مذکور
یعنی تقوے مین داخل ہی پس متعین ہوگیا کہ وسیلے سے ارادت اور بیعت مرشد کا ہی پھر اسکے بعد
مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم
ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ وَلِلْمُتَلْمِذِ وَلِلْحَاضِرِيْنَ فَيَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا
وَاِيَّاكُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون
کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو ثُمَّ يَأْمُرُ
اَنْ يُلَقِّنَهُ فَيَقُوْلُ قُلْ اخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ اَوِ الْقَادِرِيَّةَ اَوِ الْجِشْتِيَّةَ
الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ اَوِ الشَّيْخِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا
فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَائِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہ مرید یون
تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم
خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کیطرف
یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کیطرف خداوندا ہمکو فتوح
اس طریقے کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے

ف قولہ الوسیلۃ ما یتوسلون بہ الی ثوابہ والزلفی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الیہ اذا تقرب [illegible] وجاہدوا فی سبیلہ [illegible] لعلکم تفلحون [illegible] جلالین

یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافح عند البیعۃ علی ہذہ الصفۃ سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر دیت فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے ایسا ہی ... سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا المبایعۃ للنساء فان یاخذ الشیخ طرف ثوب والمبایعۃ تاخذ طرفہ الآخر واللہ اعلم اور عورتوں کی بیعت کے لئے یہ طریقہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون کپڑا پکڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی تربیت و تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لتربیۃ السالکین درجات مترتبۃ واول ما یجب ان تصحح فیہ العقیدۃ فاذا رغب امرؤ فی سلوک طریق اللہ فمرہ اولا بتصحیح العقائد علی موافقۃ السلف الصالح من اثبات واجب واحد لا الہ الا ہو متصف بجمیع صفات الکمال من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرہا مما وصف اللہ بہ نفسہ وثبت بہ النقل عن المخبر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام والصحابۃ والتابعین سالکوں کی تربیت کے واسطے درجات ہیں علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہے تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اسکے اور اسکے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں

اور سوا سے انکے اور صفات ہین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اونکے اور نقل اونکی
ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ
وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّۃِ وَالْجِہَۃِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد
ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض
ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ
مِنَ الْاِسْتِوَآءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ ثُمَّ نَکِلُ
تَفْصِیْلَہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَعْلَمُ الْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَمَا اَثْبَتَ
فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم
ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی
کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش
ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی ف
مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے
اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی
اور کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق
قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّۃِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبِ اِتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَھٰی وَتَصْدِیْقِہٖ
فِیْ کُلِّ مَا [illegible] اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالْ[illegible] وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ
پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی

علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی
جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی
اور قیامت اور عذاب قبر او سوائے انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل معتبر
سے ثابت ہوا اور روایت اوسکی صحیح ہو ثُمَّ یَتْلُوْهُ النَّظَرُ فِی اجْتِنَابِ الْکَبَائِرِ وَالنَّدَمُ مِنَ الصَّغَائِرِ
پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْکَبِیْرَةَ
کُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَیْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ فِی الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِیْحَةِ
الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ اَوْ سُمِّیَ مُرْتَکِبُهٗ کَافِرًا لِقَوْلِهٖ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ کَفَرَ وَفِیْ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰی
مُرْتَکِبِهٖ حَدٌّ کَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ کَانَ مُسَاوِیًا اَوْ اَکْثَرَ
شَرًّا مِّنْ هٰذِهِ الْمَذْکُوْرَاتِ فِیْ حُکْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہو کہ کبیرہ وہ گناہ ہو جسپر وعید
دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدا ترک کیا وہ کافر ہو اور دوسری حدیث مین ہو کہ فرق
مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہو یا کبیرہ وہ ہو جسکے مرتکب پر شرع مین
حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ
سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِی الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ
وَغَیْرِهِمَا وَاِلَی التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہو یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور
استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی
طرف اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین ایاک نعبد وایاک نستعین ف مولانا نے حاشیے اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شائع ہو بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم
کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانۂ خدا کے واسطے مخصوص مین

اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پہ موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک در غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہی ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرمائے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگونکو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہی منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہی جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن و حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو بد کہنا اور انکار کرنا

تصدیق کاہن وغیرہ

گستاخی پیغمبر و قرآن و فرشتگان

اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۤءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَاۤئِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت نکرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرون سے دوستی کرنا اونکے خیرخواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب ہی کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہی اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہی اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے

کبائر کے احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ دَفَعَ طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقۂ مامورہ کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا اونمین سے بعضے فقہا کے نزدیک بعض امر واجب ہی اور دوسرے فقہا کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے

بر وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْاَذْكَارِ الْمَاْمُوْرَةِ فِي الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاۤءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاۤءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ حَانَ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِيْ تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَاۤئِمًا وَّالنَّظَرِ اِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَّهَا وَاعْتِمَادًا عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَاۤئِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَاْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب و غیر ذلک مین ماموربین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کے اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسکے تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمے کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابونکا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقویٰ کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یون ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اوسکے

صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور
تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل
نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی
مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق
اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا
اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضائے
ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور رحم خُرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا
ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید ربانی کا
ناطق رہنا یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین
اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے مین داخل ہی
اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور
لغو سے دور رہنا اور حسّی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہی
اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا
اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی مین
داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ
اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین
نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم
وغیرہ کے کفارون کا ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا
اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی
غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور
انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی

اور خلق مین صلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا ے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نکرنا الانفاق فی الکل فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعا ے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِيلَانِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَبِي مُحَمَّدٍ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی رہے اونسے اور اونکے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوسمین مفصل موجود ہی فَاَوَّلُ مَا يُلَقِّنُوْنَهُ الْجَهْرُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُرَادُ بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ ارْبِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ

اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْث سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے
یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت
نہ ہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال
اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث
ف پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے
ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت
قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس +
ہست رب الناس را با جان ناس [یعنی رب جان] کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ
وَّاحِدَۃٍ وَّ صِفَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہَ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَھْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ
جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ نَفْسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَ ھٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کے
اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی
اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ ذاکر کی
سانس جو کہ تھکنے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَ اِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَ صِفَتُہٗ
اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً
فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرَ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَّیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیْ
بِقُوَّۃٍ وَّشِدَّۃٍ لِیَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی
کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے
اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصا قلبی قوت اور سختی کے ساتھ
ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَ اِمَّا بِثَلٰثِ
ضَرَبَاتٍ وَّ صِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً
فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَ اَجْھَرُ خواہ ذکر

سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین
اور تیسری بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ
وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَّیَضْرِبَ مَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الرُّکْبَةِ الْیُسْرٰی
وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اور اوسکا طریقہ
ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین
اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْیُ
وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ کَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَیُغْمِضَ عَیْنَیْهِ وَیَقُوْلُ لَا کَاَنَّهٗ یُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ یَمُدُّهَا حَتّٰی
یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ الْاَیْمَنِ فَیَقُوْلُ اِلٰهَ کَاَنَّهٗ یُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ
بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ فَیُلَاحِظُ نَفْیَ الْمَحْبُوْبِیَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی
اِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا
ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ بطور نماز روبقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے
اوسکو نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہان تک کہ داہنے مونڈھے تک پونہچے پھر الٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی
جڑ سے نکالتا ہے پھر الا اللہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی
نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس ہی مین بیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور
باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور
منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّکَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَةُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ
الْجِهَاتِ فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَی التَّوَجُّهِ اِلَی الْجِهَاتِ الْاِصْغَاءِ اِلٰی اِیْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَلٰکِنْ تَدُوْرُ
فِیْ نَفْسِهٖ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰی غَیْرِ نَفْسِهٖ وَکَفًّا عَنْ خُطُوْرِ
الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو کہے
کیا لاکہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہے اونکے مکانات

کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر
اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہے کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھوکرین
تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی
کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ
پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات
اور ہیآت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن
اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہے
اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اسواسطے
کہ ایسی ہیأت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد
رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم
سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ السُّلُوكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللهَ
تَعَالَى عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِي ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل
سلوک مجتمع ہون حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس
اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ
الْجَلِيِّ وَشُوهِدَ فِيهِ نُورُهُ أُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ
وَاطْمِينَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَإِيثَارُ اللهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ
مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر
خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے
دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ماسوا پر مقدم رکھنا
وَمَنْ وَاظَبَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَرْبَعَ آلَافٍ مَرَّةً وَقَمَّ كُلِّيَّةً

روطِ الّتی اسلفناها واستمرّ علی ذلک شهرین او نحوًا من ذلک فانّه یشاهد
بہِ الاثر لا محالة سواءٌ کان غبیًّا او ذکیًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر
دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اون شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند
اس کر پیدا وست کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم
ا الذکر الخفی فمنه اسم الذات مع امهات الصفات وصفته ان یغمض عینیه
یضم شفتیه ویقول بلسان القلب الله سمیع الله بصیر الله علیم کانّه یخرجها
سرّته الی صدره ومن صدره الی دماغه الی العرش ثمّ یقول الله علیم الله
بصیر الله سمیع هابطًا علی ترتیب المنازل کما صعد علیها فهذه دورة واحدة ثم
هکذا وهکذا ومن اهل هذا الشان من یزید الله قدیرًا اور منجملہ ذکر خفی تو اسم
ذات ہے اور اون صفات کے ساتھ جو اصل ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون
ہونٹون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے
سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یون
کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اوترتا ہوا انھین منزلون پر چنانچہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک
دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین
ن توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین
ر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پونہچے پھر یہی
نانا خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر
کو دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار
لے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پونہچے اور چوتھی بار عرش تک ومنه
النفی والاثبات وصفته اما ذکرنا فی الجهر واما بان یکون متیقظًا
علی انفاسه کاذا اخرج النفس بطبیعته من غیر قصده واراده

قَالَ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ
وَهٰذَا پَاسُ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ
اور منجملہ انکے ذکر خفی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اوسکا یا اوس طرح ہی جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اس طرح
ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دموں پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے
ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھ دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس
اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ الا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے کہا ہی کہ اس
ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے میں
چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس + بسلطانی رسانندت ازین پاس
شعر تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در مقام الا اللہ رباعی وز ذات مقدست کسی را رہ نیست +
وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست + سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند + جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست +
فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ
مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ
وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي
السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر
ہو اور طالب میں اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے
اثر سے شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب
اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جمع ہونا اوسکی طلب اور حلاوت پانا چپ رہنے میں اور
گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ
كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَّتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي
الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَلِيًّا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ
تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا

حَتّٰی یَتَحَقَّقَ الاِسْتِغْرَاقُ فِیْہَا وَنَوْعُ ذُہُوْلٍ عَمَّا سِوَاہَا او مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ
زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا
کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق او ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا
اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی بیخودگی او غفلت
اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سوا
اوسکے کوئی چیز دھیان مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالاَصْلُ فِیْہَا قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ او اصل
مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ کی
گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی فَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ
اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجِنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَ
نَظَرَہٗ وَمَعِیَّتَہٗ تَصَوُّرًا جَیِّدًا مُّسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْہِہٖ عَنِ الْجِہَۃِ وَالْمَکَانِ حَتّٰی
یَسْتَغْرِقَ فِیْ ہٰذَا التَّصَوُّرِ تو سالک اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی
یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ
ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک
تصور کو جماوے کہ اوسمین ڈوب جاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَہٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا
وَمُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَۃِ وَالْجَلْوَۃِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَۃِ یا اس آیت کا تصور کرے وَہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا
کُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمہارے ساتھ ہی جہان کہین کہ تم ہو اور اوسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور
بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین اَوْ یَتَلَفَّظُ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا
فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ
وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَہْدِیْنِ اَوْ ہُوَ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ

مراقبہ حضور بآیات قرآنی

مراقبہ معیت

مراقبہ حضور بآیات

وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ مُفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی یعنی انسان نہیں جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب ہیں انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی اول ہے اوس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَهِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا اَذْرَتْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهٗ وَهَیْئَتُهٗ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والی ہے اور اسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا جسکو ہوائیں اوڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی اے علی کہہ کہ خداوندا مجھکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المومنین سے فرمایا کہ

وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے
کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذلک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ اَیْنَمَا
تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا
مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو
وہ تمکو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تمکو پالیویگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو
فَاِذَا ظَہَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْہِدَ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبے کا
طالب میں ظاہر ہوا اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ
ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے
نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست * کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست *
وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَ
الْمُرَادُ مِنْہُ مَا یُتَلَفَّظُ بِہٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان کہ شارع
علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہی جو زبان سے بولا جاوے
اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ
عَلٰی مَا ہِیَ عَلَیْہِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَۃٍ وَیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِہٖ وَیَتَطَیَّبَ
وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِہٖ وَمُصْحَفًا
کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَہٗ ثُمَّ یَدْعُو اللّٰہَ اَنْ یَّکْشِفَ عَلَیْہِ الْوَاقِعَۃَ الْفُلَانِیَۃَ
بِجَمِیْعِ ہِمَّتِہٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِیْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّۃً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ
وَمَرَّۃً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّۃً خَلْفَہٗ وَمَرَّۃً بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِہٖ اِنْشِرَاحًا وَنُوْرًا اِلٰہِیًّا.
یُوَاظِبُ عَلٰی ذٰلِکَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَنَحْوَہَا مَعَ الْخَلْوَۃِ فَاِنَّہٗ یُکْشَفُ عَلَیْہِ الْبَتَّۃَ قُلْتُ ہٰذَا مَا قِیْلَ
وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْہُ شَیْءٌ لِمَا فِیْہِ مِنْ اِسَاءَۃِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشایخ نے کہا جسکا ہمنے
تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور

غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور رکھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے
اور رکھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے
پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوسپر ظاہر کرے پھر اسم ذات کے ذکر مین
شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایکبار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار
آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور ساتدن اور راتین اسکے اوپر مداومت کرے
خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے
کچھ تردد ہی اسواسطے کہ ہمین نے ابتک نہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ فِي هٰذَا
الْبَابِ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ يَا عَلِيْمُ يَا مُبِيْنُ يَا خَبِيْرُ مَعَ مُرَاعَاةِ
الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اِمَّا كَمَا وَصَفْنَا فِي الذِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا
ذکر کرے ان اسمائے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا
ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہی یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف مولانا نے
فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف
رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جُرِّبَ لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ يَّضْرِبَ
فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ وَّفِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَفِي الْقَلْبِ
وَالرُّوْحِ اور مشایخ قادریہ نے کہا ہی کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے
ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب
الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کی وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ
اَنْ تُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ نَفْعَلُ
ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ طریقہ ہی کہ
تہجد کی نماز پڑھنے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب کی

اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَايَا اَنْ يَّضْرِبَ اللهَ فِي الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ كَمَا
هُوَ كَمَا وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيَّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقَيُّوْمَ فِي الْاَيْسَرِ
اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہے کہ اسکی ضرب دل مین لگاوے اور لا الٰہ الا ہو کی وسطی ضرب
لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف
لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَتَوْسِيْعِ الرِّزْقِ
اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى فَلْيَذْكُرْ
بِذٰلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُوْلُ يَا شَافِيْ اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ
اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ اور جب سعز وجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی
شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنے
مطلب سے سوا وس نام کو دو ضرب یا تین یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے مثلاً بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین
یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماے الٰہی کو موافق اپنے مطلب بطریق مذکور ذکر کرے اللہ اعلم

فصل پانچوین

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَنِ
الْجِشْتِيِّ وَجِشْتُ قَرْيَةُ شُيُوْخِهٖ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل مشائخ
چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے
پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی ہے اونسے اور اونکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ
معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے منقول ہے
کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيْبُ اللهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللهِ یعنی
خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا قَالَ وَلَجَاءَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلٰى اَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلَى اللهِ وَاَفْضَلِهَا عِنْدَ اللهِ وَاَسْهَلِهَا لِلْعِبَادِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمُلَازَمَةِ ذِكْرِ اللهِ فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ

برای انشراح خاطر و دفع بلا

برای شفای مریض وغیرہ

تعالیٰ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک
واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات
وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری وھکذا حتی وصل
الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند ھؤلاء المشائخ وعلی قوانین اہل
الحدیث فیہ بحث طویل مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہو اسکی طرف اور وہ راہ
افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم کر لے ملازمت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا
کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرتؐ نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے
تھے پھر علی مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرتؐ اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ
حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے
فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا ہے اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے ف مولانا نے
فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات
حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے
فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاء چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ
حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نکیجیے اسواسطے کہ امام اعظم رحمہ
ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم ف اذا اراد الشیخ
ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوماً فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ
بالاستغفار عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم
یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبکم

فَاجْتَهِدْ اَنْ لَا يَاْتِيَ عَلَيْكَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاكِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوعٌ تَحْتَ
ثَدْيِكَ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ عَلٰى صُوْرَةِ زَهْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِيٌّ وَبَابٌ
تَحْتَانِيٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے کہ روزہ رکھے کا سو اگر
پنجشنبے کا دن ہو تو بہتر ہی پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو
پھر مرشد کہے اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ یعنی یاد کیا
کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجھکو نہ گذرے اور معلوم کر ای
طالب تیرا دل کھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اوسکے دو
دروازے مین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے
وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ
فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِيُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کے دروازے کی
کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فَاِذَا اَرَدْتَّ
الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَّخُذِ الْعِرْقَ الَّذِيْ يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى
وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِيْ بَطْنِ الرُّكْبَةِ
يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيْدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ
وَيُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو
جسکا کیماس نام ہی اپنے داہنے پاؤن کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو اور مین نے اپنے والد مرشد سے
سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا
نفی وسواس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کر دیتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ
الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاِجْمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَاَخْرِجِ
الْقُوَّةَ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَتُخْرِجُ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ
وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تَتَصَوَّرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى

مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقِهِ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا آخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ اور طریق مذکور یہ ہے کہ بطور نشست نماز کے روبقبلہ بحضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کلمہ لا اِلٰہ
الا اللہ سختی اور کشش کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ
داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو
اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰہ کو دل میں سختی اور قوت کے
ساتھ ضرب کرے فَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ الْمَعْبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ
وَالْمُنْتَهِي نَفْيَ الْوُجُودِ اور اس نفی و اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِي هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ
وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيهِ اَنْ
تَخْلُوَ رُبْعُ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِي اَنْ يَاْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ اور شرط
اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت
کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ
پریشان نہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسِ اَنْفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلٰى اَنْفَاسِكَ
فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا اِلٰهَ كَاَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ
مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ اِلَّا اللّٰهُ كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ
فِي قَلْبِكَ اور جبکہ تو پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب
دم باہر کو نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھ لا اِلٰہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے
اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اوسکے اندر جانے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو
ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قَالُوْا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهِ قُلْتُ اِنَّ هٰهُنَا مَظَانَّ كَثِيْرَةً مِمَّا يَعْبُدُ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا
اَلْاٰنَ وَقَدْ ظَهَرَ عِنْدَ نَفْيِهِ صَارَ مَعْبُوْدًا لَهٗ فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ

الْقِبْلَۃِ وَالْاِسْتِوَآءِ عَلَی الْعَرْشِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ
فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ وَسَاَلَ جَارِیَۃً سَوْدَآءَ فَقَالَ
اَیْنَ اللّٰہُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ فَسَاَلَھَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِھَا تَعْنِیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
فَقَالَ ھِیَ مُؤْمِنَۃٌ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَتَوَجَّہَ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَکَ اِلَّا بِہٖ
وَلَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِیْ وَضَعَہٗ عَلَیْہِ وَھُوَ اَزْھَرُ اللَّوْنِ
کَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْقِبْلَۃِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَیَکُوْنُ کَالْمُرَاقَبَۃِ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ مشایخ چشتیہ نے فرمایا ہی کہ رکن اعظم دل کا
لگانا اور گانٹھنا ہی مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین
کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ مین سو نہین کوئی عابد عجمی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہو گیا ہی بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے سو واسطے کہ اللہ تعالی ہی اوسکے درمیان اور اوسکے
قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہی لونڈی نے
آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی انگلی سے
اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہی پس فرمایا آپنے کہ یہ ایماندار ہی تو اے سالک تجپر کچھ مضایقہ نہین
اسمین کہ تو متوجہ نہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگا اوسکے سوا کسی سے اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہوکر
اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاند کے رنگ کے
مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ اس
حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی
تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب
صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لایق اوسکی تفصیل کے نہین زَادَ اَتْقَی الطَّالِبِ بِنُوْرِ اللّٰہِ دِکھ

اَلْمُرَادُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ
قَلْبَهُ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهِ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ
اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّمَا حَاضِرٌ
بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهُ ۔ پھر جب طالب نگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اوسکو مراقبہ کا
امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک
بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے
جیسا اللہ اوسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو
گھیرے ہے یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اوسکو
مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَايِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهُ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ
الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ
عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ
الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ
وَسَمّٰى وَقَرَاَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِيْ كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَاشْغَلْنِيْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلَصِيْنَ اَللّٰهُمَّ امْحُ نَفْسِيْ بِجَذَبَاتِ
ذَاتِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۔ مشائخ چشتیہ نے
فرمایا کہ جو چلے میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا
قیام شب کرنا اور بولنا اور کھانا اور سونا اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے
حالات میں اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اوسکے نزدیک غفلت
قسم حرام کے ہو جاوے پھر جب حجرہ میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ

الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللہم سے آخر تک
دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین علیحدہ گار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار
و کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے
اور مجکو عباد مخلصین مین کر دال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کشش سے اے انیس اوسکے
جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجکو نچھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے فیقوم علی المصلی ویقول
اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً وَّیَجْتَهِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ
مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجھت وجھی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے اپنا مونہ متوجہ کیا یکسو ہوکر
اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے
پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین
خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَۃَ قَرَاَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ
ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَۃِ فَیَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُهَلِّلُ
وَیَقْرَاُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ بِضَرْبَۃٍ فِی السَّمَاءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ بِضَرْبَۃٍ فِی
الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِهٖ
اور مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر
میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے
اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح

اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یاروح الروح کی محل مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش اور نور
پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو اسکے دل پر وَلِلْجِشْتِیَّةِ صَلٰوۃٌ
تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ
فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوٰۃ المعکوس
کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم
اوسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک
ہی وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی جسکو صلوٰۃ کن فیکون
کہتے ہین **ف** صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب بر آری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد
اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْیَرْکَعْ کُلَّ لَیْلَةٍ مِّنْ لَّیَالِی الْاَرْبَعَاءِ
وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَفِی الثَّانِیَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَیَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَیْ آسان کنندۂ
دشوارہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیُصَلِّیْ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَیَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا اَتَمَّ
الثَّالِثَةَ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ کُمَّهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَبَکٰی وَدَعَا
اللّٰهَ اِلٰی حَاجَتِهٖ خَمْسِیْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ یُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشایخ چشتیہ نے
صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہی کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہار شنبہ
اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سوبار پڑھے
اور دوسری رکعت مین فاتحہ سوبار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سوبار یون کہے ای آسان کنندۂ دشوارہا وای
روشن کنندۂ تاریکیہا سوبار اور استغفار کرے سوبار اور درود پڑھے سوبار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے اور اپنی آستین کو اپنی
گردن مین ڈالے اور روئے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ میں تو ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا اولٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسیطرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کیا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

فصل چھٹی

اشغال نقشبندیہ

فِي اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَہ بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشایخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہوا اونسے اور اونکے سب مریدوں سے قَالُوْا الطُّرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک نوع ذکر ہی سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہی اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے

طریقہ نفی و اثبات

وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّلْتَمِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبْعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الْمَنْكِبِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهٗ اِلَى رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہوں کی جو اوس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پونہچے پھر مونڈھے کو

سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے الہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی
ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات
ہی ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی و اثبات ہر ایک ہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب و غریب کا مثمر ہی قالوا
لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ
وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ
فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوْكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم
روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور
وساوس کے قطع کرنے مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اوسپر گران نہو جاوے
اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک
نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم مین اور اوس حبس دم مین جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہی
ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر رہ جو گیہ روند + اثبات مقالات رہ این
بکنند + حبس نفس و حصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست انچہ نشانش بدہند + وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ
الْوِتْرِ خَاصِّيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَّعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ
عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہی تو اول اسی کلمہ توحید کو
ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق مین اکیس بار تک
پہونچے طاق عدد کی رعایت کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار
پانچ بار اور چوتھی بار سات بار و علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ
اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ
وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يُوْجَدُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی و اثبات
ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالی سے اور اثبات

معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسے دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَّلَمْ یَنْفَتِحْ لَہٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِہٖ اَلْنَفْسُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰی فَلْیَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَہٗ لَمْ یُقْبَلْ فَلْیَسْتَانِفْ بِھٰذِہِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَۃِ اِلَی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نیز اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو شروط مذکورہ اوسکو پھر ازسرنو سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْہُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ مُحَمَّدٌ بَاقِیْ اَوْ مَنْ یَّقْرَبُ مِنْہُ فِی الزَّمَانِ وَاللہُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے نیا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہی سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَمْیَدُ لِلسُّلُوْکِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہی اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہی وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّخْرِجَ لَفْظَۃَ اللہِ مِنْ سُرَّتِہٖ بِالشِّدَّۃِ اَلتَّامِ وَیَمُدَّھَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اُمِّ دِمَاغِہٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ فِی الزِّیَادَۃِ حَتّٰی اَنَّ مِنْھُمْ مَنْ یَّقُوْلُھَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّقَدْ رَاَیْتُ امْرَاَۃً مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ تَقُوْلُھَا اَلْفَ مَرَّۃٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اَیْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہی کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پونہچے مع حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور والدہ

مین نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم مین ہزار بار کہتی تھی اور
اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَحْکِی عَنْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ کَانَ فِی الْبِدَایَۃِ
یَقُوْلُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِّائَتَیْ مَرَّۃٍ وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ اور مین نے اپنے والد مرشد سے
سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایک دم مین دوسو بار کہتے تھے
واللہ اعلم وَثَانِیْہَا الْمُرَاقَبَۃُ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہی **ف** مصنف قدس سرہ
نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ
باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین
گردد وَصِفَتُہَا اَنْ یَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّۃِ حَبْسًا یَسِیْرًا ثُمَّ یَتَوَجَّہُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاکِہٖ
اِلَی الْمَعْنَی الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ الَّذِیْ یَتَصَوَّرُہٗ کُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اِسْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ قَلَّ
مَنْ یُّجَرِّدُہٗ عَنِ اللَّفْظِ فَلْیَجْتَہِدْ ہٰذَا الطَّالِبُ اَنْ یُّجَرِّدَ ہٰذَا الْمَعْنٰی عَنِ الْاَلْفَاظِ وَیَتَوَجَّہَ
اِلَیْہِ مِنْ غَیْرِ مُزَاحَمَۃِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّہِ اِلَی الْغَیْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا یُمْکِنُہٗ
ہٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاکِ فَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّاْمُرُ مِثْلَ ہٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ
یَدْعُو اللّٰہَ بِقَلْبِہٖ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ قَدْ تَبَرَّأْتُ اِلَیْکَ عَنْ کُلِّ مَا سِوَاکَ وَنَحْوُ
ذٰلِکَ مِنَ الْمُنَاجَاۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّاْمُرُہٗ بِتَخَیُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِیْطِ فَیَتَدَرَّجُ
الطَّالِبُ مِنْ ہٰذَا التَّخَیُّلِ اِلَی التَّوَجُّہِ الْمَذْکُوْرِ اور طریقہ مراقبے کا یہ ہی کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے
تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام لینے کے
وقت تصور کرتا ہی ولیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش کرے
کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ
کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہی سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے
ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہی کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہی مین بیزار ہوا تیری طرف

تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی ہو اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلا مجرد یا نور بسیط
کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلا
مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط
سادہ روشنی سے عبارت ہی ق تالہما الرّابِطَۃُ بِشَیخِہٖ اور تیسیر طریقہ وصول الی اللہ کا
رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچاتا ہی اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب سے ہو
یہ راہ زیادہ تر قریب ہی گاہے مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی فرید محبت سے مرشد اوسمین تصرف
کرتا ہی مشایخ طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکے ساتھ صحبت
رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے
کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک تو ہی تجلی ذاتی
اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہوجاوے سو اگر یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے
جو اس پرتو سے مشرف ہوے ہین جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور اس
آیت قرآنی مین کُونُوا مَعَ الصّٰادِقِین یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا
اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی
محنت مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہی **شعر** آنکہ بتبریز یافت یک نظر از شمس دین * طعنہ
زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ * وَشَرطُہُمَا اَن یَکُونَ الشَّیخُ قَوِیَّ التَّوَجُّہِ دَائِمَ الیادداشت فَاِذَا
صَحِبَہٗ خَلّٰی نَفسَہٗ عَن کُلِّ شَیءٍ اِلَّا مَحَبَّتَہٗ وَیَنتَظِرُ لِمَا یُفِیضُ مِنہُ وَیُغمِضُ عَینَیہِ اَو
یَفتَحُہُمَا وَیَنظُرُ بَینَ عَینَیِ الشَّیخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَیءٌ فَلْیَتَّبِعْہُ بِجَامِعِ قَلبِہٖ وَلْیُحَافِظْ عَلَیہِ
وَاِذَا غَابَ الشَّیخُ عَنہُ یُخَیِّلُ صُورَتَہٗ بَینَ عَینَیہِ بِوَصفِ المَحَبَّۃِ وَالتَّعظِیمِ فَتُفِیدُ صُورَتُہٗ
مَا تُفِیدُ صُحبَتُہٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی
رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اوسکی محبت کے
اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بند کرلے یا اونکو کھول دے اور

مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے
اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکے پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھونکے درمیان
خیال کرتا ہے بطریق محبت و تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف
مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ وہ اس مقام مشاہدہ ہوا اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو
بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد آوے
اور جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور مقتضا
اس حدیث معتمد کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جنکا جلیس اور
ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی
علامت بتائی اس قول مین **رباعی** باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ٭ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ٭
زنہار ز صحبتش گریزان میباش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ٭ خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد
ہو اور ہر طرف سے دل ہٹکر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور حب دنیا
دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی کہ غلو عوام پر دھوکا
نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کی علامات
ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی
نشاید داد دست ٭ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی
ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالی
ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ الْوَالِدَ يَقُوْلُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ
اِذَا كَانَ عَلٰى هَيْئَةٍ وَّحَصَلَ لَهٗ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنْ لَّا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَلَنْ
كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک کو واجب ہی کہ
جب کسی شکل اور ہیأت پر ہو اور اوسکو اوس ہیأت سے کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمَسَائِلِ مَنْ يَّأْمُرُ بِتَخْيِيْلِ الْقَلْبِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ

اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتلاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سمعتُ
سیدی الوالد یقول امرنی خواجہ ہاشم البخاری بکتابۃ اسم الذات وانا ابن
عشر سنین فاکثرتُ منہا واخذت بمجامع قلبی حتی انی کنت مشغولا بکتابۃ
کتاب فکتبت اسم الذات علی نحو من اربعۃ اوراق وما شعرت اور والد مرشد سے مین نے
سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مین نے
اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین مشغول
تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے
مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ
خیالی پر وسمعتہ یقول رایت خواجہ خرد یکتب بابہامہ علی اصابعہ الاربع
شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ فسالتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری
وصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع عنہا واللہ اعلم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے
تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے
اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات کو ابتدائے
سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہی کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ
اعلم وللنقشبندیۃ کلمات علیہا بناء طریقتہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ
الاشغال وبعضہا علی شروط تاثیرہا فلنذکرہا اور مشایخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات
ہین جنپر انکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو انھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی
اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن
خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یاد داشت فہذہ ہی الماثورۃ
عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدہا ثلثۃ ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند
وقوف زمانی ووقوف قلبی ووقوف عددی ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن

کلمات نقشبندیہ

۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی
۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اَمَّا ھوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال
متیقظا متفحصا عن نفسہ فی کل نفس ھل ھو غافل او ذاکر ھذا طریق التدریج
الی دوام الحضور وھذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسہ
فی کل طائفۃ من الزمان مثل ان یتأمل بعد کل ساعۃ ھل دخلت علیہ فیھا
غفلۃ او لا فان دخلت غفلۃ استغفر وعزم علی ترکھا فی المستقبل وھکذا
حتی یصل الی الدوام ویسمی ھذا الاخیر بوقوف زمانی استخرجہ خواجہ نقشبند
لما رأی ان التوجہ الی علم العلم فی کل نفس یشوش حال المتوسط فانما اللائق
بہ الاستغراق فی التوجہ الی اللہ بحیث لا یزاحمہ علم ھذا التوجہ تو ہوش در دم
کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار او متفحص ہے اپنی ذات سے ہر سانس
مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی
کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے تفحص کرتا ہے
اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت
آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے
اسی طرح مدام تفحص کرتا ہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری
مسمی بوقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اونھون نے معلوم کیا کہ متوجہ
ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اوسکے مناسب
تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اوسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال نہو ف
مترجم کہتا ہی ہر دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی نہ متوسط کے
اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہے لائق مرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف

یانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دابا اور بعد موت
کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے
حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاؤ اور مستعد ہو جاؤ غرض اکبر کیواسطے یعنی خدا کا سامنا جو
قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمھاری کوئی چیز چھپ نسکیگی أَمَّا نَظَرٌ بَرْ قَدَمٍ فَمَعْنَاهُ أَنَّ السَّالِكَ
يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ إِلَّا إِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظَرَ إِلَى
النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ وَيَمْنَعُهُ عَمَّا هُوَ بِسَبِيلِهِ وَفِي حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ
إِلَى أَصْوَاتِ النَّاسِ وَأَحَادِيثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمُبْتَدِي أَمَّا
الْمُنْتَهِي فَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَأَمَّلَ فِي حَالِهِ عَلَى قَدَمِ أَيِّ نَبِيٍّ هُوَ إِذْ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ مُوسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَإِذَا عَرَفَ مَتْبُوعَهُ فَلْتَكُنْ أَحْوَالُهُ وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً
بِوَاقِعَاتِ مَتْبُوعِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے
کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا ے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے
اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سے
روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگون کی آوازون اور انکی باتون کی طرف کان لگانا
اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی تو واجب
ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ
والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور انکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی
علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم أَمَّا سَفَرْ دَرْ وَطَنْ
فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيسَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ
فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ أَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَإِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ

ذٰلِكَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ صَنَمُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ نَفَيْتُ
عَنْ قَلْبِيْ الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ
دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرَةٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ
اَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوْ اِعْتِرَاضٌ فَلْيَكْسِرْهُ مُبْدَأً وَمِنْهُ هٰذِهِ
الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف
تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اوسمین کچھ حب خلق باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے
تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو مجھکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا
بت ہی پھر کہے لا الٰہ الا اللہ اور اس سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے
قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہی کہ غیر خدا کی محبت
کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک
واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اوسکو
توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے اللہ کی
محبت کا خالص مزا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا
اَمَّا خَلْوَتْ در انجمن فَمَعْنَاهُ اَنْ يَشْتَغِلَ بِقَلْبِهٖ بِالْحَقِّ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ اللِّبَاسِ
وَالْكَلَامِ وَالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ اَنْ يُحَصِّلَ السَّالِكُ مَلَكَةَ التَّوَجُّهِ اِلَى
الْحَقِّ فِيْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ قَالَ خَوَاجَه نَقْشْبَنْد وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ
فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ بَلِ الْحَقُّ اَنَّ
التَّوَسُّمَ بِزِيِّ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰهِ يَكُوْنُ غَالِبًا مَظِنَّةً لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ
فَالْاَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ الزِّيُّ زِيَّ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيَانَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الطَّاعَاتِ وَيَكُوْنَ الْقَلْبُ
مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَه عَلِيُّ الرَّامِيْتَنِيُّ بِالْفَارِسِيَّةِ **شعر** از درون شو آشنا
وز برون بیگانہ وش ٭ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ٭ خلوت در انجمن کا

سفر در وطن

خلوت در انجمن

یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہے اپنے جمیع حالات مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور
کہانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ ہم
پہونچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی
کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم
کہتا ہی دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقر الشان مند ہونا اور ہمیشہ
متعلق بذکر خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی رہے اسمین اگرچہ دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو بہتر یہ ہی
کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے
ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا
رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین **ف** مترجم کہتا ہی مصنف
حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریا کاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے
واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور یا حق یہ ہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت نہوگی یہی
گمان کرینگے کہ یہ ملا ہین کتابکے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا ملق
ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال
کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اَمَّا یادکرد فَمَعْنَاهُ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِمَّا
بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهٗ اور یادکرد سے مراد ذکر اللہ ہی بالنفی
و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یادکرد سے مراد یہ ہی کہ ہمیشہ وسکی تکرار
کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہی یہان تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے
فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہی کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ
ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَ اَمَّا بازگشت فَمَعْنَاهُ اَنْ یَّرْجِعَ بَعْدَ
کُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّکْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَی الْمُنَاجَاةِ فَیَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

بِجَامِعِ هِمَّتِهٖ یَارَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ تَرَکْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ لَکَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِیْمٌ فِی الذِّکْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَغْفُلَ السَّالِکُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَکَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہی کہ تھوڑے ذکر کے بعد مین بار بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یون دعا کرے اللہ عزوجل سے بحضور دل کہ ای میرے رب توہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب کر ماوالد قدس سرہ سے ہمنے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے الٰہی توہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب ہی یعنی اس ذکر سے توہی مقصود ہی اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک و بد کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے کہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہوجاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی اخلاص حاصل ہوجاویگا اور بازگشت سے اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سے تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی وَاَمَّا نِگَاهْ دَاشْت فَهُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ السَّالِکُ مُتَیَقِّظًا فَلَا یَدَعُ خَطْرَۃً تَخْطُرُ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ خَوَاجَہ نَقْشْبَنْد یَنْبَغِیْ اَنْ یَصُدَّهَا السَّالِکُ فِیْ اَوَّلِ مَا یَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَیْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْ بِهَا فَیَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِیْقٌ بِتَحْصِیْلِ مَلَکَۃِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّهْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث النفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال و خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطرے کو اوسکے ابتدائے ظہور مین روکدے اسواسطے کہ

جب ظاہر ہوچکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت و ساعت بھی دل مین کھنا نچاہیے بزرگون کے نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیا کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَۃٌ عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَحَقٌّ اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ آمین وَاَمَّا وُقُوْفُ زَمَانِیٍّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفُ عَدَدِیٍّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہوچکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفُ قَلْبِیٍّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مَوْضُوْعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِلَالِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی توجہ سے جو بائین طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہوجاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح ہو کہ اوسپر واقف رہے اثنائے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرلے اور اوسکو ذکر اور اوسکے مفہوم سے مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور

یاد داشت

وقوف زمانی

وقوف عددی

وقوف قلبی

وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ تصوف
ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر
علی بیض قلبک کن کانک طائر، فمن ذلک الاحوال فیک تولد یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے
کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھین حالات عجیبہ پیدا ہونگے و للنقشبندیۃ تصرفات
عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد فیکون علی وفق الھمۃ والتاثیر فی الطالب
ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس
حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم حتی تتمثل فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع
علی نسبۃ اھل اللہ من الاحیاء واھل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما
یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا و
نحن نکتب لک علی نموذج منھا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر
پس ہوتی ہی وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر
توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب و معظم ہو جاوین یا اونکے خیالات
مین تصرف کرنا تاونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون
یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون مین خلجان کرتا ہی اوسپر مطلع ہونا اور وقائع
آیندہ کا منکشف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کر دینا اور سوا ے انکے اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجکو
اے کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے اما ھذہ الامور فکانت
عند الکبراء انھم اصحاب الفناء فی اللہ والبقاء بہ فلھا شان عظیم واما عند
سائرھم فالتاثیر فی الطالب ان یتوجہ الشیخ الی نفسہ الناطقۃ ویصادمھا
بالھمۃ التامۃ القویۃ ثم یستغرقھا فی نسبتہ بالجمعیۃ وھذا اعنی ان تکون
نفس الشیخ حاملۃ لنسبۃ من نسب القوم وکانت ملکۃ راسخۃ فیھا فتنتقل
نسبتہ الی الطالب علی حسب استعدادہ ومنھم من یشوب بھذا التوجہ الذکر

تصرفات نقشبندیہ

ای بالھمۃ

وَالضَّرْبَ عَلٰی قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین وہ اونکی اور یہی شان عظیم ہی اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکۂ راسخہ ہوکہ ہر دم اوسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہین اور جبکہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللهُ فَاِنَّهٗ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا آلہ الا اللہ سے ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد اسمٰعیل ہین اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعَ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیمار کا

طریقہ اثر ڈالنے کا طالب کے نفس مین

حقیقت ہمت

دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہی اور اپنی ہمت کو جمع کرے اسطرحپر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہی اوسکی خلق مین

سلب مرض

ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہین ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاء معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْهِ نَوْعَ تَاثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اتِّصَالٌ تَامٌّ ثُمَّ یَسْتَانِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَاصِیَ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہی کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین تاثیر کرے اسطرحپر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِکِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلَ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهَ اِلَیْهَا بِجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اونمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت

پکڑ جاویگا وَ اَمَّا الاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسبَۃِ اَہلِ اللّٰہِ فَطَرِیقَتُہٗ اَنْ یَجْلِسَ بَیْنَ یَدَیْہِ اِنْ کَانَ
حَیًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِہٖ اِنْ کَانَ مَیِّتًا وَیُفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ نِسْبَۃٍ وَیُفْضِیَ بِرُوْحِہٖ اِلٰی
رُوْحِ ہٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰی تَتَّصِلَ بِہَا وَیَخْتَلِطَ ثُمَّ یَرْجِعَ اِلٰی نَفْسِہٖ فَکُلُّ مَا وَجَدَ
فِیْہَا مِنَ الْکَیْفِیَّۃِ فَہُوَ نِسْبَۃُ ہٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَۃَ اور اہل اسکی نسبت سے مطلع ہونیکا
یہ طریقہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو
ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہان تک
کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے
نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہے وَ اَمَّا الاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ
فَطَرِیْقَتُہٗ اَنْ یُفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَخَاطِرٍ وَیُفْضِیَ بِنَفْسِہٖ اِلٰی نَفْسِ ہٰذَا
الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِیْ نَفْسِہٖ حَدِیْثٌ مِنْ قَبِیْلِ الاِنْعِکَاسِ فَہُوَ خَاطِرُہٗ اور اشراف
خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے
خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور
کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہے وَ اَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ
الْمُسْتَقْبَلَۃِ فَطَرِیْقَتُہٗ اَنْ یُفَرِّغَ نَفْسَہٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَۃِ ہٰذِہِ الْوَاقِعَۃِ
فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ حَدِیْثٍ وَکَانَ الاِنْتِظَارُ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یَرُوْ
بِنَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِہٖ فَ
یَتَجَرَّدُ اِلَیْہِمْ فَاِنَّہٗ عَنْ قَرِیْبٍ یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ بِہَتْفٍ مَا اَوْ رُؤْیَۃِ
وَاقِعَۃٍ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ نَوْمًا فِی الْمَنَامِ اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو
خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ
منقطع ہوجاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح کو
ساعت بساعت ملا اعلی یا ملا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اوسین کی

طریقہ اطلاع بر نسبت اہل اللہ
طریقہ اشراف بر خواطر
طریقہ کشف وقائع آئندہ

طرف یکبارگی پہلے تو جلد اوسپر حال کھلجاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں او وہ واقعہ کو دیکھیگا یا خواب
میں **ف** ملا اعلی ملائکہ کے گروہ کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور عمل امور قضا و قدر
اور ملا سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اونسے نیچے ہیں وَ آمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيقُهُ
أَنْ يَتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ
يَجْمَعَ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ وَيَرْمِيَ بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى حَيِّزِ الْمَلَأِ الْأَعْلَى
أَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدَ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهَا عَنْ قَرِيبٍ تَنْدَفِعُ وَاللهُ أَعْلَمُ اور بلا نازل کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع اپنے زور
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملا اعلی یا ملا سافل
کے مکان کی طرف پھینکے اور اونھیں کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم
وَشَرْطُ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيهِ وَالْإِلْمَامُ
بِهَا وَالْإِفْضَاءُ إِلَيْهَا وَأَصْحَابُ التَّجْرِيدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا الْاِتِّصَالَ
وَيَقْدِرُونَ عَلَى تَحْصِيلِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْأَشْغَالِ هُوَ الَّذِي
كَانَ يَخْتَارُهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهُ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہیں
متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمیں تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور
اوس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور
اسکے حاصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے ذکر کیے وہ ہیں جنکو ہمارے والد مرشد پسند
کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ أَشْغَالٌ أُخْرَى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْإِجْمَالِ اعْلَمْ أَنَّ اللهَ
تَعَالَى خَلَقَ فِي الْإِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفْرَزَةٌ بِحِيَالِهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ
الشَّيْخِ وَأَتْبَاعِهِ أَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمَّى بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَ
بِاعْتِبَارٍ آخَرَ رُوحًا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوَّرَ فِي صُوَرِهَا
فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوحُ إِلَى

اَنْ تُسَمَّ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ اَنَا وَتَمِمَّتُهُ يَقُوْلُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيَسْتَدِلُّ عَلٰى
ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلٰى اَلْسِنَةِ الصُّوْفِيَّةِ اِنَّ فِيْ جَسَدِ بْنِ اٰدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ رُوْحًا
اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ اَحْفَظْ لَفْظَهٗ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال ہین تو پہلے یہ کہ ہم
اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بنا
خود جنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور
اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا
روح نام ہی و علی ہذا القیاس باقی لطائف و یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو ان لطائف کی
صورت بنادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا
اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی
عربی مین انا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے
تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اسمین عاپراوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو
صوفیون کی زبان پر جاری اور مشہور ہی کہ تحقیق ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر
لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور لی
اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وَبِالْجُمْلَةِ فَمَعْرُوْضُ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ اَنَّ
كُلَّ لَطِيْفَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهٗ اِرْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ
بِاِصْبَعَيْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ
مَائِلًا اِلٰى وَسْطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ مَائِلًا اِلَى الْوَسْطِ وَالْاَخْفٰى فَوْقَ
الْخَفِيِّ وَالسِّرِّ فِي الْوَسْطِ وَالنَّفْسُ فِي الْمَبْطَنِ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِيْ كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ
حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَاْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذَاكِرًا اِسْمَ الذَّاتِ ثُمَّ
يَاْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا لِلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ
عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سہرندی کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین ہر ایک کو تعلق اور

ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوا اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضا مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا الله کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین جدا جدا ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی و اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہونچاوے اور کلمہ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر یا پستان راست پر پونہچاوے اور کلمہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

مرجع الطرق کلها الی تحصیل هیأة نفسانیة تسمی عندهم بالنسبة لانها انتساب وارتباط بالله عزوجل وبالسکینة وبالنور مشائخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اونکے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہی وحقیقتها کیفیة حالة فی النفس الناطقة من باب التشبیه بالملائکة او التطلع الی الجبروت اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا اطلاع یا ناظر طرف عالم جبروت کے وتفصیله ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطهارات والاذکار حصل له صفة

قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ كُلٍّ مِنْهُمَا اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارت اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ بملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ منجملہ انواع مذکورہ کے محبت و عشق کی نسبت ہی تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہی قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ اَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ اِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحُضُوْرُ مَعَ اللّٰهِ اَلْوَانٌ بِحَسْبِ اقْتِرَانِ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ اَوْ كَسْرِ النَّفْسِ اَوْ غَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْاَشْغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ اونکے مشاہدے کی نسبت ہی وہ عبارت ہی ملکۂ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہی کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا اونکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہی اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہی اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہی اور اوسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبے رہنا تا کہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرلے ف حاشیۂ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا آمال کا بیان کیا کہ

نسبت ہی پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کر تاکہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَۃَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَۃَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَۃَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَۃِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَادِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّۃِ وَانْقِلَاعٌ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَۃُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَۃِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَۃٌ رَاسِخَۃٌ وَهَيْاَةٌ نَفْسَانِيَّۃٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّۃَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقٍ مُتَسَامِحًا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انہین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اوسمین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طریق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین بشرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس معرفت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیائے مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت

تحصیل نسبت بغیر اشغال بھی ہو سکتی ہے
طریقہ حصول سکینہ صحابہ و تابعین
مواظبت الی الحق
ذکر معنون و تصفیہ

اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ ہوتا اور ہیات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اوسکی محافظت
کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متواتر ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتے ہوئے
چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کے
طریقے رنگ رنگ ہین **ف** مولانے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل ہمارے نزدیک یہ
ہی کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات
عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محمل اصلی اور اونکے خاص اور عام کا ظہر
اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہی کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے بتایا محمول کیجیو اور پھر اونکے
قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ایمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم
کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین
حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا تول عالم ارواح کے
باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام ایندیر
اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ
اور نقشبندیہ کے اشتغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی
کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشتغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے
اب تک چلا آیا ہی گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوے
مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے
جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان البتہ یہ ہی کہ حضرات
صحابہ کو بسبب صفاے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف
متاخرین کے کہ اونکو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے
فہم مین قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم
سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَأٰی فِیْھَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ عَنْ نِسْبَتِي هَلْ هِيَ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِيهَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِيَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت ہے کہ آیا یہ وہی نسبت ہو جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہو بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ لَمَّا أَوْمَأَ عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالٌ رَفِيعَةٌ تَنُوبُهُ مَرَّةً وَمَرَّةً فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُولِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا إِيْثَارُ طَاعَةِ اللهِ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ قَدْ أَصَابَتْنِي فِي مَالِي هَذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورَةٌ مَعْلُومَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سوا البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک خرما کا خوشہ تنگ

اوڑھی سو اودھر اودھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان
اور زمین پر جھکے تھے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو
اوسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا
مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ
نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور
سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور
معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے
مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین
خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی سے طاعت
مین خلل پڑا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات
کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهٗ اَثَرٌ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ
خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى
حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهٗ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ
اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالی کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن
اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہی حفاظ حدیث نے اصول مین حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات
شخصون کو حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو خالی
مکان مین یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوون سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک
قبر پر کھڑے ہوے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد
کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح

یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہو **ف** مولانا نے فرمایا
حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہان تک کہ دودھ تھن
پھر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوون سے جب کہ قرآن
پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب مین نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَم خُلِقُوا
مِن غَیرِ شَیءٍ اَم ہُمُ الخَالِقُونَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے وَمِنہَا الرُّؤیَا الصَّالِحَۃُ قَد اَخرَجَ
الحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤیَا الحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزءٌ مِّن سِتَّۃٍ وَّاَربَعِینَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَن یَّبقٰی بَعدِی مِنَ النُّبُوَّۃِ
اِلَّا المُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا المُبَشِّرَاتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاہَا
الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَو تُرٰی لَہٗ جُزءٌ مِّن سِتَّۃٍ وَّاَربَعِینَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَبِہٖ فُسِّرَ
قَولُہٗ تَعَالٰی لَہُمُ البُشرٰی فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان
حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس
حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ
نے کہا او مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیک
سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اونکے
واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی برویاے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی
کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام
سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم
سے کسی نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالمُرَادُ بِالرُّؤیَا
الصَّالِحَۃِ رُؤیَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی المَنَامِ اَو رُؤیَۃُ الجَنَّۃِ وَالنَّارِ
اَو رُؤیَۃُ الصَّالِحِینَ وَالاَنبِیَاءِ ثُمَّ رُؤیَۃُ المَشَاہِدِ المُتَبَرَّکَۃِ کَبَیتِ اللّٰہِ الحَرَامِ
وَمَسجِدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَبَیتِ المَقدِسِ ثُمَّ رُؤیَۃُ الوَقَائِعِ

۴ [illegible handwritten marginal note]

الاٰتِیَۃِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ فَتَقَعُ کَمَا رَاٰی اَوِ الْمَاضِیَۃِ عَلٰی مَا ھِیَ عَلَیْہِ اَوْ رُؤْیَۃُ الْاَنْوَارِ وَالطَّیِّبَاتِ کَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ کَمَا ھُوَ مَذْکُوْرٌ فِیْ کِتَابِ الرُّؤْیَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْیَۃُ الْمَلَائِکَۃِ فَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَظَھَرَتْ ظُلَّۃٌ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ اِلٰی اٰخِرِ الْقِصَّۃِ اور رویا صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ

ف قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہونے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رضی سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بنسکتا ہو اور نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رضی سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری نے کہا کہ اوسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا

وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رُبَّ أَغْبَرَ وَأَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہی اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہی اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالی اوسکی قسم کو سچا کرے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہی کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کرے خلاصہ کلام یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اوسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النِّسْبَةِ عُرُوجٌ آخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللهِ وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ لَيْسَ مُتَوَارَثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَايِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى يَهَبُهُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنَى مَا رُوِيَ أَنَّ خواجہ نقشبند سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوخِهِ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلَتْ إِلَيَّ جَذْبَةٌ فَأَوْصَلَتْنِي إِلَى اللهِ قَضِيَّةً لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ اللهِ تُوَازِي عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوخِهِ مَعْلُومَةٌ مَعْرُوفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوجَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللهُ الْهَادِي پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

نزدیک واضح یہ امر ہے کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشایخ سند متصل سے
متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی دادہی ہے جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توجہ کسی کے اور اس کا
شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک
اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجھکو تو کشش ربانی پہونچ گئی سو اوسنے مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام
مطابق ہے اوس حدیث کے کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن و انسان کے عمل کے مقابل ہے اسکو یاد رکھنا
با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف و مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا و بقا
وغیرہ معنے کی کہ کسبی ہوتی ہے تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ
مین فرمایا کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہے جسکو شوق ہو وہ اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِي شَيْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے
مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا بیان ہے اَوْصَانِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ
سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِي كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةً وَّأَلْفَ مَرَّةٍ وَّسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً
فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَإِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ
كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل
پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غنائے دلی اور ظاہری دونون کے
واسطے مجرب ہین وَأَوْصَانِي بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ
يَوْمٍ وَّقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے
سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ إِذَا جَاءَكَ مَنْ يَّتَأَلَّمُ ضِرْسُهٗ أَوْ رَأْسُهٗ أَوْ
تُوَجِّعُهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا أَوْ ضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَّاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ أَبْجَدْ
هَوَّزْ حُطِّيْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْأَلِفِ وَاقْرَأِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّهَاجِبْلَا ثُمَّ
وَاضَعْ إِصْبَعَهٗ عَلٰى مَوْضِعِ الْأَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ أَسْأَلُهٗ هَلْ شُفِيْتَ فَإِنْ شُفِيَ فَبِهَا وَإِلَّا

نقلت المسمار الی الباء و قرأت الفاتحة مرتین و سالته کالاولی فان شفی بها
و الا نقلت المسمار الی الجیم و قرأت الفاتحة ثلثا و هکذا فلا تصل الی اٰخر
الحروف الا و قد شفاه الله تعالیٰ اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی میرے پاس
اپنے دنت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک
لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے داب
اور ایکبار سورہ فاتحہ پڑھے اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکھے ہے پھر اوس
پوچھے کہ تجکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف
نقل کرے اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت
ہوگئی تو فھو المراد ورنہ جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر
کیل سے دابتا جاوے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچیگا مگر کہ خدا
اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا و سمعته یقول اذا عنت لک حاجة او کان لک
غائب فاردت ان یرجعه الله سالما غانما او کان لک مریض فاردت ان
یشفیه الله تعالیٰ فاقرأ سورة الفاتحة احدی و اربعین مرة بین سنة الفجر
و فرضه اور مین نے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی
شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالیٰ اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے
کہ اللہ تعالیٰ اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ
ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحة الکتاب
کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے موہنہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ
اوسکو فائدہ بخشے و سمعته یقول من عضه الکلب المجنون و خیف علیه الجنون
فاکتب له هذه الآیة علی اربعین کسرة من الخبز انهم یکیدون کیدا و اکید
کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا و مرة ان یأکل کل یوم کسرة اور مین نے سنا اونہین

حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا لفظ رُوَیْدًا تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَسَأَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّوْقِظَہٗ فِیْ اَیِّ سَاعَۃٍ اَرَادَ اَیْقَظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہَا اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اوسکو جگاوے جس وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْہَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اُکْتُبْ ھٰذِہِ الْعُوْذَۃَ وَعَلِّقْہَا فِیْ عُنُقِ الطِّفْلِ یَحْفَظُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن مین لٹکا حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ بنام خدا کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی سو لاکھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ یَّقْرَأُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنا مین نے اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور توہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جانور کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہی جسنے قرآن وتارا اور وہ نیکو کارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْھُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اونگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی

برای امان از ہر آفت

برای خوف حاکم

ہر او نگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے
چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کہیعص
اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہا
کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرلے اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے
بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک
ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ آیَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ
الشِّفَآءِ یَکْتُبُھَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَآءٍ یَمْحُوْھَا بِالْمَآءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صُدُوْرَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِھَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ اور مین نے سنا حضرت
والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اونکو ایک
برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَکُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ وَاللُّصُوْصِ
وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَانِ بَعْدَھَا اِلٰی خٰلِدُوْنَ
وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَۃِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ اِلَی الْمُحْسِنِیْنَ وَاٰخِرُ
بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ
اِلٰی لَازِبٍ وَّاٰیَتَانِ مِنْ سُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰی تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ
لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰیَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِیَ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا اِلٰی شَطَطًا
فَھٰذِہٖ ھِیَ الْاٰیَاتُ الْمُسَمَّاۃُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً وَکَانَ سَیِّدِی الْوَالِدُ یَزِیْدُ
عَلَیْھَا الْفَاتِحَۃَ وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَیَلْفِظُ
مِنْ اَوَّلِ الْسُّوْرَۃِ قُلْ اُوْحِیَ اِلٰی شَطَطًا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس

۳۳ آیات بغرض دفع سحر و حفاظت از شیطان و دزدان و درندگان

آیات شفا برای بیماری

آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہوجاتی ہین
چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کی خالدون تک اور تین آیتین
آخر سورۂ بقر کی یعنی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک
اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر تک اور دس آیتین صافات
اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمن کی یا معشر الجن سے تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو
انزلنا سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات
مذکورہ تینتیس آیت کرسمی ہین اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول
آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات
مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے لہذا وقت سمجھ لیگا تو ناواقفون کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
معدودہ کو بیان ہی اذکر دیجیے کہ تلاش نکرنی پڑے الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل
من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون ○ اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین
ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما
وہو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک
بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن
یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل
آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَ
الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا
قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا و سمعته يقول اذا ظهر مرض الحصبة فخذ
خيطا ازرق واقرا سورة الرحمٰن وكلما مررت على قوله تعالى فباي

الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفِثْ فِيْهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِيْ عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک
کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوسپر سورۂ رحمن پڑھ اور جو بار کہ فبای الآء ربکما تکذبان پر
پوہنچے تو ایک گرہ دے اور اوسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حق تعالی
اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ اَمَانٌ مِّنَ
الْغَرَقِ وَالْحَرْقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرَقِ اِلْمِيْ مُحِرَّمَةِ يَمْلِيْخَا مَكْسَلِمِيْنَا كَشْفُوْطَط
آذَرْ فَطْيُوْنُسْ كَشَا فَطْيُوْنُسْ تَبْيُوْنُسْ يُوَانِسْ بُوْسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ وَعَلَى اللّٰهِ
قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے
نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے آلہی سے آخر تک ع اکرے وَسَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ وَاقْرَأْ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ اَلْفًا
وَّمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِيْ
سَيِّدِيْ اَلْوَالِدُ بِهَا فِيْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِيْ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب
تجکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی
تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہان تک مجکو میرے والد مرشد نے
اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجکو اجازت فرمائی ہی لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يُرْكَعُ
اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ
اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتین

پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المومنین کو سوبار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے ربانی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سوبار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سوبار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سوبار پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے ربانی مغلوب فانتصر سوبار **ف** مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہے اوس شخص سے کہ بوسطے انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہے اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذو النون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہیے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہے کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شبہ نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوا اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المومنین ولمن خبطہ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسری سبع مرات ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان بائولا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب فانہا تنفعہ ان فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذتان وایۃ الکرسی

وَالطَّارِقِ وَاٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصّٰٓفّٰتِ كُلِّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع
آسیب کا یہ بھی عمل ہی کہ اوسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسمآء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین
یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِيْ
اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰٓى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہی کہ اوسکے
کان مین سورہ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَآءٍ طَاهِرٍ
بِالْفَاتِحَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسِ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهٖ وَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ
يُفِيْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرُشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فِيْ نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ
لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہی کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول
سورہ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے مونھہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین
جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس مکان کے نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہی
سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ
اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّيْطَانِ
بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ تُقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى رُوَيْدًا
عَلٰٓى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدُقُّ فِيْهَا فِيْ اَرْبَعَةِ
اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اوسکے پتھر پھینکنے کے لیے
یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کھیلون
ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑدے وَاَيْضًا يَكْتُبُ اَسْمَآءَ

ایضاً اعمال آسیب زدہ

برائے دفع جن از خانہ

اَصْحَابُ الْکَهْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ یہ بھی مجرب عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون
لکھے وَلِلْعَقِیْمَةِ یُکْتَبُ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ تُعَلَّقُ
فِیْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَاَیْضًا یُقْرَاُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا
عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَظُلُمَاتٍ اِلٰی نُوْرٍ وَتَاْکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَاَتْ مِنْ
وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ وَیُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ اور عقیمہ یعنی
بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ
اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا پھر اس تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے
اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ
لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ
یَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے
غسل کرنے سے اور ان دنون مین اوسکا زوج اوس سے صحبت کرتا رہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط
اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اوس پر پانی نہ پیوے وَ الَّتِیْ تَمْلِصُ جَنِیْنُهَا یُؤْخَذُ خَیْطًا
مُعَصْفَرًا عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَیُعْقَدُ عَلَیْهِ تِسْعُ عُقَدٍ یُنْفَثُ فِیْ کُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰی مُحْسِنُوْنَ وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اِلٰۤی اٰخِرِهَا اور جو عورت
بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوس پر نو گرہین لگاوے اور ہر گرہ پر
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ کر پھونکے وَ الَّتِیْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ یُکْتَبُ
فِیْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْیَا اَشْرَاهِیَا
وَیُلَفُّ الرُّقْعَةُ فِیْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَیُعَلِّقُهَا فِیْ فَخِذِهَا الْیُسْرٰی فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِیْعًا
قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ کِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْکَلِمَةَ
دُعَاءُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف سے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت
ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی
بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب ملتقط
سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ
قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اہیا بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین
لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے
یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو
کھلاوے تو بھی جلد جنے وَالَّتِي لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَآءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ
يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اَنْبِتْهَا نَبَاتًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت
سواے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران و
گلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار
عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی
لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر لکھے بحق مریم وعیسی انبتہا نباتا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنی پھر اس
تعویذ کو حاملہ باندھے سے وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاتِ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ يَاْخُذُ
نَانْخَوَاهٗ وَالْفُلْفُلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَاُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظُهْرِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِيْنَ
مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ يَبْدَاُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَخْلِطُهُمَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اوس شخص نے جسپر مجکو
اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونون چیزون پر

دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی نرم کر کے
اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَ اَخْبَرَنِیْ اَیْضًا اَلَّتِیْ
لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی اَنْ یَّخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِهَا سَبْعِیْنَ مَرَّةً فِیْ کُلِّ مَرَّةٍ یَقُوْلُ
مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے
لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے
ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَهُ عَیْنٌ
ثَمَانِیَةٌ یَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَهُوَ یَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَهٰذِهِ الْاٰیَاتِ
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ
الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یُمَکِّنُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُهَا
فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ یَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین پہلے کلام کی طرف
تو کہتے ہین انھین عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل ہے اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگگئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھیا بھی کہتے ہین ایک
گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ
لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو منڈل کے

اندر گلٹرے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے
نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے دا ایضاً مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاهُ
بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہی کہ جو نظر لگانے والے
یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب اوسکا ذکر کرے
تو اوسکا اثر باطل ہو جایگا وَایْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَیْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ
وَرِجْلَیْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِیْ اِنَاءٍ وَصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ
اَخْرَجَ مَالِكٌ فِی الْمُؤَطَّا اَمْرَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْکَیْفِیَّةِ اور یہ بھی
ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگنے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے موہنہ اور دونون ہاتھ اور دونون پانون
اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم
اچھا ہو جاوے مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر لگانے والے
اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دہونے کا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہی
کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر
غالب ہوتی اور جب کوئی تمسے دُھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تمسے درخواست کرے
کہ موہنہ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہی اور روایت ہی
کہ عثمان رضی نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اوسکو نظر نہ لگے مترجم
کہتا ہی کہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَیْضًا اُذْرُعْ
مِنْ خَیْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ فَاتْرُکْهُ عِنْدَ مَنْ تَحْفَظُهٗ ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِیْمَةَ عَلَی
الْمَعْیُوْنِ ثُمَّ اُذْرُعْ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْیُوْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا یَذْهَبُ
اَثَرُ الْعَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ
عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ

ایضاً دفع نظر و جادو
ایضاً
۴ عمل برائے دفع نظر بد

ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانہ تحی انتشرا ھیا براھیا اذویا اصبات ال شذای عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانہ تحی شھت بھت انسھت بانقطاع النجا بالذی لا یقوی علیہ ارض ولا سماء لتخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانہ کما اخرج یوسف من المضیق وجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بری منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانہ بالف الف قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝ اخرجی یا نفس السوء بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک سیاہ تاگا تین ہاتھ ناپ کر اوسکے پاس رکھو جو نظرزدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھے جب پڑھ لگی ہو پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزمیت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزمیت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی ماں کا نام لے وللمستحی یدوا المریض الذی اعیی الاطباء مرضہ یکتب فی اناء صینی ابیض یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی فیمحوہ بالماء ویشرب الی اربعین یوما قلت ورأیت سیدی الوالد یزید علیہ الفاتحۃ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اوس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھوکر چالیس دن پیئے مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ

کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَهُ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ
زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ إِلَى يَأْتِ بِهَا
اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے
پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللهُ ایک سو انیس بار پڑھے
تو حق تعالیٰ اوسکی گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پھیر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَ
يُمْسِكَانِ الْإِبْرِيقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِهِ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اسْمَ الْمُتَّهَمِ
فِي الْإِبْرِيقِ وَيَقْرَأُ سُورَةَ يٰسٓ إِلَى مِنَ الْمُكْرَمِينَ فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ دَارَ
الْإِبْرِيقُ فَإِنْ لَمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اسْمَهُ وَلْيَكْتُبْ اسْمَ غَيْرِهِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُورَ قُلْتُ وَيَجِبُ
عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِأَمْثَالِ هٰذِهِ أَنْ لَا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهِ وَلَا يُشِيعَ فَاحِشَتَهُ
بَلْ يَتَّبِعُ الْقَرَائِنَ فَإِنَّمَا هِيَ طَرِيقُ اتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهِ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان مین
تھانبے رہین اور اوسکو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اوٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام
بدھنی مین لکھے اور سورۂ یٰسٓ کو مِنَ الْمُكْرَمِينَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بدھنی گھوم جاویگی
پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام
لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اوسپر
واجب ہے کہ اوسکے چرانے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع
قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس چیز کے جسکا تجکو یقین
نہین مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَإِذَا أَبَقَ لَكَ آبِقٌ فَاكْتُبْ فِي قِرْطَاسٍ
وَاجْعَلْهُ فِي غِطَاءٍ وَاتْرُكْهُ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَآيَةُ
الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ فَلْتَجْعَلْ

اللهم السماء والارض وما فيهما على عبدك فلان بن فلانة اضيق من خلقه
حتى يرجع الى مولاه برحمتك يا ارحم الراحمين ثم اكتب او كظلمات في بحر
الى فما له من نور ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون وضرب لنا مثلا ونسي
خلقه والله من ورائهم محيط بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ ثم تقول اللهم
اني اسألك بحق هذه الآيات ان تصلي على نبيك سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم وان ترد العبد الى مولاه برحمتك يا ارحم الراحمين اور اگر تیرا غلام بھاگ
گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں و پتھروں کے بیچ میں رکھدے
یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ او کظلمات فی
بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یدہ
لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا
مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر یہ دعا پڑھے اللھم
انی اسألک سے آخر تک واذا اردت ان ینجح اللہ حاجتک فاقرأ سورۃ الفاتحۃ
بان توصل میم البسملۃ بلام الحمد للہ تبدأ من یوم الاحد بین سنۃ الفجر
وفرضه سبعين مرة واليوم الثاني ستين وهكذا انقص كل يوم عشرة حتى
يكون يوم السبت عشر مرات اور جب تو چاہے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے تو سورہ فاتحہ
کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے
فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ بار اور
تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے
واذا اردت ان ترى في منامك ما فيه مخرجك مما انت فيه من الضيق فتوضأ والبس
ثيابا طاهرة ونم مستقبل القبلة على يمينك واقرأ والشمس سبع مرات والليل
سبع مرات وقل هو الله احد سبع مرات وفي رواية بدل قل هو الله سورة التين

سَبعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا اَوْ كَذَا وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَآ اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ
مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْ هٰذَا الْاَمْرُ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین حال دیکھے
جسمین تیری نکاسی ہے اوس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی
کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ
اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوند مجھے میرے
خواب مین ایسا و ایسا دکھلا دے اور میرے اس حال مین کشادگی و نکاسی کر دے اور میرے خواب مین وہ چیز دکھا دے جس مین اپنی دعا کے
قبول ہوجانے کو دیکھ سکون تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو اسی طرح
دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسیطرح کر سانوین رات تک انشاء اللہ تعالی
ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہے رُقْيَةُ الْحُمّٰى
اَنْ تُكْتَبَ وَتُعَلَّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ يَبْرَأُ سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ
الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَآ اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ
عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِيْ لَهٗ دَمًا وَّلَا
تَهْشِمِيْ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْٓءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر لٹکا دے
جلد اچھا ہو جاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملدم عرب کی زبان مین

تپ کی کیفیت ہے اور بجائے فلاں بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی ماں کا نام لکھے وَ اَیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ
بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُوْرَۃَ الْمُجَادَلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی
نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِهِ الْخَنَازِیْرُ یَعْقِدُ عَلٰی سَیْرٍ مِّنَ الْاَدِیْمِ
عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْهَانِ اللّٰہِ
وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ
وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَهَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ
مَا اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے
اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمْرَۃُ یَرْقِیْہِ
بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُشِیْرُ بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُهَا الْحُمْرَۃُ جَاءَتْکِ
جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُهَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ
اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَهِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاَسْمَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اللّٰہُ یَکْفِیْکَ
وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور جسکے بدن پر سرخی
ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بَصَرَہٗ یَقْرَاُ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَکَشَفْنَا عَنْکَ
غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو
وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

بِالضَّرعِ یَاْخُذُ لَوحًا مِّنَ النُّحَاسِ مَنقُوشٍ فِیہِ اَوَّلَ سَاعَۃٍ مِّن یَّومِ الْاَحَدِ فِی طَرَفٍ مِّنہُ یَا قَھَّارُ اَنتَ الَّذِی لَا یُطَاقُ اِنتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھرِ عَزِیْزِ سُلطَانِہٖ یَا مُذِلُّ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سوا دسمین یکشنبے کی پہلی ساعت مین اوس تختی کے ایک طرف یہ کھدوا وے یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قہار اور دوسری طرف یہ کھدوا وے یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مدد گار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہے اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللہُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراوین اور ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ فقط رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا فرض ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو تو سچ کہا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **نظم** علم کز تو ترا نہ بستاند ✤ جہل ازان علم بہ بود صد بار ✤ نہ بدان لعنت ست بر ابلیس کہ ندانست سہو و یسار ✤ بل بدان لعنت ست کاندر دین ✤ علم داند بعلم نکند کار ✤ اَلْعِلْمُ لِلّٰہِ بَاقِیْ

الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُّحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہی جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَ الْحَدِيْثِ وَ الْفِقْهِ وَ السُّلُوْكِ وَ الْعَقَائِدِ وَ النَّحْوِ وَ الصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَ الْاُصُوْلِ وَ الْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالی نے سورۂ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہی ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجائے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَ مَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيْسِ مُرَاعَاتُهٗ اَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات

واجب ہی چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيْصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا ۲ اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ بِاَنْ تُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَتُبَيِّنَ حَاصِلَهَا ۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرحپر کرنا کہ اوسکی صورت باندھ دے جزئی مثالون سے اور اونکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصِلَ النَّتِيْجَةُ بِلُزُوْمِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ اَوْ اِنْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِيْ بَعْضٍ ۴ اور تقریب دلائل اسطرحپر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح دا ان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرحپر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی التحفۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا

بیمہ

۷ یعنی معلوم اور استعمال سے اور پہچانے بعضا استعمال کا ... شب

یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہو وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرَى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ مخالف اور مختلف ہین اور ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلاف کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُومِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کالانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر شکست کھاتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہے ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ تَلَامِذَتَهُ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ مُتَرَتِّبَةً عَلَيْهَا فِي دَرْسِهِ

تو عالم اپنے شاگردون کو فائدۂ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انھین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهٗ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمَكِّنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةُ الْمُيَسِّرَةُ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہو کر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ حجت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے اس قول مین وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى وَلْيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَّاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَّاَنَّهَا مَحْمُوْدَةٌ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت نفع دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے

کہ مقرر ہمکو روایت پونہچی ہی کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اونکے بعد گری
کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پونہچی ہی سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی ورنہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو
بروایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم
کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور ممنوع
ہی کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ
ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہی فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَذْكُرَ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْغَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ
لَا يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيجَ تَلْقِينِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِينِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقُ وَالْاِعْجَابُ
وَالتَّمْيِيزُ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ بِالْجُمْلَةِ
فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُّهِمٌّ وَّسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت
نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور
آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور
لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ
کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان
کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ
کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت
نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان
بہرے ہو جاوین ایسے ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی

حدیثیں نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچائیو ورنہ ہو
وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَّرٰى اَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ مِنْ شَانِ الْاُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانوں کو پورا انہیں دھوتا ہے تو پکارکے کہے کہ
عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہیں کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ
تونے نماز نہیں پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا
امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور آداب امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کرو اونسے اوس طریقے پر جو نیک تر
ہے یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ
فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ فَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا
وَجَدْتَ هٰذِهِ الصِّفَاتِ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ
اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ
الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں
سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو اونکو

تحریص اور ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو فصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہی تو ای طالب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے ہمیشہ واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت عالم کی عابد پر ایسے ہی جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اونھین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ و لہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَایَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَی اللّٰهِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْهِ ثُلْمَةً حَتّٰی یَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہو گا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہی تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہی ہی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون کا جامع ہو ورنہ نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ النَّاسِ وَبَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَی الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّةِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْکِ وَبَیْنَ مَا صَحِبَهُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق

چند امور کی از انجملہ یہ ہی کہ اغنیا اور امرا سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہی وجہ ہی جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے کہ اکثر علما صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہوکر تعارض دفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین ورنہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین رنگا ہوا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طالب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی

راہزن دین ہو حافظ شیراز علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ۞ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ۞ صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا **شعر** خیالاتِ نادانِ خلوت نشین ۞ بہم بر کند عاقبت کفر و دین ۞ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہی ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہی حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقُبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ ہی کہ گفتگو نکرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایکدوسرے پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسبکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی حکمت سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب

ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا
ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کا
ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہی جیسے
بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب
ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص دلالت
کرے لیکن نص اوسکی نظر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر قیاس کر لیا ہو یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہو
جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ
جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت
حدیث صحیح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق مین
جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر
قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علماے
محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی
اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہی شعر تکیہ برجای بزرگان نتوان زد
بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ہ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا
عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ
وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ
الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نکرے صوفیون کے
طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع
وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے ثابت ہوا اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو
منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہی اور مددگار ف اولیاء طریقت کے طریقے
مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی اور

اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار میکنم و نہ
این کار میکنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہیں کر وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل
حرام صریح کا نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہوا اور پیروی اونکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں
چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صحو فیہ غنیمت کبریٰ و سوم انیستان بحکم ... زد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ
کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ
وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ
فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ يُسْتَمَدُّ
وَمَا ذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا
وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کر تو ہی ہی سمجھانے
اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا
کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی
کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور
تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے
واعظون کو وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ
اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا فِيْ رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو
ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین
علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہی ف مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور
صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ

مِنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَسِیَرِہِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ
الْمُشْتَغِلَ بِکُتُبِ الْحَدِیْثِ بِاَنْ یَّکُوْنَ قَرَأَ اَلْفَاظَہَا وَفَہِمَ مَعْنَاہَا وَعَرَفَ صِحَّتَہَا وَسُقْمَہَا
وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِیْہٍ وَکَذٰلِکَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِیْبِ کِتَابِ اللّٰہِ وَ
تَوْجِیْہِ مُشْکِلِہٖ وَبِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ یہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند
کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت و ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت
اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین
کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر
قرآن روایت ہوئی ہی اوسکو جانتا ہو وَیُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ فَصِیْحًا لَا یَتَکَلَّمُ
مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَہْمِہِمْ وَاَنْ یَّکُوْنَ لَطِیْفًا ذَا وَجَاہَۃٍ وَمُرُوَّۃٍ اور اسکے ساتھ مستحب
ہی کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو
کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آتا ہو تو
اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ
فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت
یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین خفیف حقیقت ہی اوسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ
وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ
صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہی جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے
فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا کَیْفِیَّۃُ التَّذْکِیْرِ فَاَنْ لَّا یُذَکِّرَ الْاَغْبِیَاءَ لَا یَتَکَلَّمُ وَفِیْہِمْ

مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی
کی یہ ہی کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب
سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت و شوق کو دریافت
کرلے اور قطع کلام کرے اِس صورت کہ اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہی ہو اسطے کہ سماع بلا رغبت مین
تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا **مصرعہ** از ان پیش بس کن کہ گویند بس ؎ وَاَنْ تَجْلِسَ
فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا
اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے
اور انھین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً
وَلَا يَخُصُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبُ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ
كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص
نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ
کلام کو ملاتا جلاتا ہے کبھی اِس سے اور کبھو اوس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین عدے
کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط
ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہی اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہی تو ہر ایک کو اپنے
اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرعہ** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ؎ وَاَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا
لَا مُعَسِّرًا وَيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصُّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَنْ لَا يَتَاَنَّهُ بِذَمِّ
قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا
وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہی کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص
نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر
انکار بالمشافہہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا ایسا

کرتے ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار و اغلظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا
اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے
اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ
اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے **ف** اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی
کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ إِمَّعَةً اور خوبی
بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی
کرے اور مردہر جائی ترکانی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ
شروع کرے وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْحَظُهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُرَوِّدَ فِي نَفْسِهِ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ
وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَةٍ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيهِمْ
تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ
وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَأْمُرْ
بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِي تَأْثِيرِ
هٰذِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَفْعَالِهِ وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْذِيبِهِ
لِأُمَمٍ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَكَذٰلِكَ بِالتَّرْغِيبَاتِ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب
یون ہی کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور
اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اوسی صفت
متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اونکے فہم کے موافق تو پہلے
حسنات کی خوبیون اور سئیات کی برائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب
اسکے خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت

اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہے اور استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب و شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہے اوسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَ اَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَلْیَکُنْ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی تَاوِیْلِہِ الظَّاھِرِ وَ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَ اَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَ التَّابِعِیْنَ وَ غَیْرِھِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہو اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پونہچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہی خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ ہی چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَ لَا یَحْکِی الْقَصَصَ الْمُجَازَفَۃَ فَاِنَّ الصَّحَابَۃَ اَنْکَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَ اَخْرَجُوْا

أَوْ لَتِلْكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ هٰذَا فِي الْإِسْرَائِيْلِيَّاتِ الَّتِيْ لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيْرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہی اور انکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَأَمَّا أَرْكَانُهُ فَالتَّرْغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ وَالتَّمْثِيْلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِيْقُ التَّذْكِيْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہی اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوْفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هٰهُنَا مَسْأَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيْقًا فِيْ تَعْلِيْمِهَا اور جس مسلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوْا وَلَا يَلْغَطُوْا وَلَا يَتَكَلَّمُوْا فِيْ مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِيْ كُلِّ مَسْأَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْأَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيْقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فَهْمُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ اِنْحِصَارًا فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيْلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيْبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لعب لہو نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر

مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس
مین پھر اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل
کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْيُعِدِ
الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے
ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَاِنْ كَانَ هُنَاكَ اَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى
وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَاِجْمَالَهٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو
اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی
اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِي
الْوُعَّاظَ فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ
كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا
الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظون کو پیش آتی ہین سو
اونمین سے ایک عدم تمیز ہی درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات
اور محرفات ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار
کیا ہی ف سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ
گوئی کا تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ
حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی
مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے
اور سوا اہل حدیث کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا
یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ

شیءٍ من الترغیب و الترھیب اور ازانجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب او ترہیب سے **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورہ سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضا نماز کا عذاب دُور ہو جاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین و منہا قصصھم قصۃ کربلا والوفاۃ و غیر ذلک و خطبھم فیھا اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکے سوا اور موقعون مین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا **ف** اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نتھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن او تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکے بدعات مین شریک نہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہی **شعر**

ببرید ہ از اصل کار و پیوستہ بفرع ۔ کم معتقد خدا و بسیار بشرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صحبتنا و تعلمنا لآداب الطریقۃ والسلوک متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسند الصحیح المستفیض المتصل وان لم یثبت تعین الآداب و لا تلک الاشغال ہماری صحبت وطریقت و سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند کیساتھ جو مشہور اور متصل ہی یعنی مصنف سے تا مبداء رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا او تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فالعبد الضعیف ولی اللہ عفا اللہ عنہ و الحقہ بسلفہ الصالحین صحب اباہ الشیخ الاجل عبد الرحیم رضی اللہ عنہ و ارضاہ دھرا طویلا و تعلم منہ العلوم الظاھرۃ و تادب علیہ بآداب الطریقۃ و رای منہ الکرامات و سالہ عن المشکلات و سمع منہ کثیرا من فوائد الطریقۃ

وَالْحَقِیْقَۃِ وَمَاجَرٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی شُیُوْخِہٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ فِی الْاَحْوَالِ وَالْکَرَامَاتِ
جَزَاہُ اللہُ سُبْحَانَہٗ عَنِّیْ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِیْدِیْہِ خَیْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ کہ حق تعالیٰ
اوس سے عفو کرے اور اوسکو اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ
اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہوا اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونھین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے
سیکھے اور اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اوپر
اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اونسے سموع ہوے اللہ سبحانہ مولف ہذا کی اور اونکے
مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک بدلہ دے صَحِبَ ھُوَ شُیُوْخًا کَثِیْرًا اَجَلُّھُمْ ثَلٰثَۃٌ اَوَّلُھُمْ
خَوَاجَہ خُرْدٌ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیَّ وَالشَّیْخَ اِلٰہْدَادْ وَخَوَاجَہ حُسَامَ الدِّیْنِ
صَحِبُوْا خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ وَثَانِیْھِمُ السَّیِّدُ عَبْدُ اللہِ صَحِبَ الشَّیْخَ اٰدَمَ الْبَنُّوْرِیَّ
صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ وَثَالِثُھُمُ الْخَلِیْفَۃُ اَبُوالْقَاسِمِ
صَحِبَ مُلَّا وَلِیْ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِیْرَ اَبَا الْعُلَا اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین
رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ
حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے
سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور
وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو القاسم ہین جو ملا ولی محمد
کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہے ف سہرند شہر لاہور کے قریب اور بنور
بروزن تنور قصبہ ہی سہرند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَہ مُحَمَّدْ بَاقِیْ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ اَمْکَنْگِیْ
صَحِبَ اَبَاہُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دَرْوِیْش صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ زَاھِدْ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدُ اللہِ
الْاَحْرَارُ وَالْاَمِیْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِیْرَ عَبْدَ اللہِ صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی صَحِبَ خَوَاجَہ
عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدَ اللہِ الْاَحْرَارَ الْمَنْ کو پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی
صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے

وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت مین ہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین ہے وہ امیر یحیی کی
صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے والخواجہ
اَحرار صَحِبَ شیوخاً کثیرین منہم مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاء الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند بلا واسطۃ وصحب الاول ایضاً خواجہ علاء الدین
عطار والثانی خواجہ محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ نقشبند اور خواجہ
احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین
وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین ہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ
علاء الدین عطار کی بھی صحبت مین ہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین
ہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہے
غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف
کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے والخواجہ نقشبند صحب شیوخاً
کثیرین اجلہم خواجہ محمد باباسماسی وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ
محمد صحب خواجہ علی الرامیتنی صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوی صحب
خواجہ عارف ریوگری صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجہ یوسف
الہمدانی صحب علی الفارمدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین
خواجہ محمد باباسماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد باباسماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین ہے وہ
خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین ہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین
ہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے ف سماس بفتح سین و تشدید میم
قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے
توابع سے اور ریوگر بکسر راے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صحب
شیوخاً کثیرین اجلہم اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری صحب

اَبَا عَلِیٍّ الدَّقَّاقَ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَاٰبَادِیَّ وَالْحُضْرِیَّ صَحِبَا الشِّبْلِیَّ صَحِبَ سَیِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِی خَوَاجَہ اَبُو الْقَاسِمِ الْکُرْگَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیٍّ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیٍّ الرُّوْدَبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَنِ الْبَغْدَادِیَّ

علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین ہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حضرمی کی صحبت مین ہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین ہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرگانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین ہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین ہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین ہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین ہے **ف** ابو القاسم قشیری رسالۂ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی وتشدید راے مہملہ وکاف عجمی ایک گانون کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمُ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ ابْنُ مُوْسَی الرِّضٰی صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِیْهِمَا دَاوُدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبَا نِ الْعَجَمِیَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ هُؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهٖ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا اَشُكُّ فِیْ صِحَّتِهَا وَاتِّصَالِهَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین ہے وہ معروف

کرخی کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امام حسینؑ کی صحبت مین ہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین ہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین ہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین ہے بزرگتر اونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین ہے اونمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور انکے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت کھتے ہین اس رسالے مین کیون ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے مین غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی معنی عالم شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت تو یہی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور اونکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہے وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیقؓ سے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی لَا تَتَّصِلُ فِیْ طَرَفٍ مِّنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرَفٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ الْعَبْدُ الْفَقِیْرُ

وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الشَّیْخِ
اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاہ کَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین
جنکے بعض مین بنابر صحبت کے اتصال ہے اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے
طریقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے اونھون نے
شیخ احمد سہرندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شاہ کمال سے وَاَیْضًا عَنْ شَیْخِ
سِکَنْدَرَ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ فُضَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰن عَنِ السَّیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ
عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَا رَحْمٰن بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیِّ عَنِ السَّیِّدِ عَقِیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَھَاءِ الدِّیْنِ
عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَھَّابِ عَنِ السَّیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ
اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقُرَشِیِّ عَنْ اَبِی الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِیِّ
عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الشِّبْلِیِّ
بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور
سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن
ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے
اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر
جیلانی سے اونکو ابو سعید مخزمی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل
عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے
جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ **ف** یہ شرف الدین کا
لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید راے مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد کا
ایک کوچہ ہے وَاَیْضًا تَادَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہِ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ
وَاَجَازَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ بُجْمِ
الْحَقِّ چَاپِیْلَدَہٗ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا

شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونھون نے اونکو اجازت طریقت دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے
پہلے بطریق کرامت کے آور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جائیلدہ سے
اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین وَلَهُ طُرُقٌ اُخرىٰ اَجَازَ لَهُ السَّيِّدُ عَظَمَةُ اللّٰهِ
الاَكْبَرَ ابَادِيُّ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ قَاضِيْ خَانْ يُوْسُفَ النَّاصِحِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ
طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدْ رَاجِيْ حَامِدْ شَاهْ عَنِ الشَّيْخِ حُسَامِ الدِّيْنِ الْمَانَكْپُوْرِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ
نُوْرْ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ اللَّاهُوْرِيِّ الْبَنْگَالِيِّ اَخِيْ سِرَاجِ عُثْمَانَ
الْاَوَدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّيْنِ اَوْلِيَا عَنِ الشَّيْخِ فَرِيْدِ الدِّيْنِ گَنْجِ شَكَرْ عَنْ خَوَاجَهْ
قُطْبِ الدِّيْنِ بَخْتِيَارْ كَاكِيْ عَنْ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ عُثْمَانَ هَارُوْنِيْ
عَنْ حَاجِيْ شَرِيْفِ الزَّنْدَنِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ مَوْدُوْدْ چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَهْ يُوْسُفَ
ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِيْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ چِشْتِيْ عَنْ اَبِيْهِ خَوَاجَهْ اَبِيْ اَحْمَدَ
چِشْتِيْ عَنْ خَوَاجَهْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الشَّامِيِّ عَنْ مُمْشَادْ عُلُوِّ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ
الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے اونکو سند حاصل ہے اپنے باپ دادون سے آونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو
قاضی خان یوسف ناصحی سے آونکو حسن بن طاہر سے آونکو سید راجی حامد شاہ سے آونکو شیخ
حسام الدین مانکپوری سے آونکو خواجہ نور قطب عالم سے آونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین
لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی آونکو اخی سراج عثمان اودھی سے آونکو سلطان المشائخ نظام الدین
اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے آونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے آونکو خواجہ
معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے آونکو خواجہ عثمان ہارونی سے آونکو حاجی شریف زندنی سے
آونکو خواجہ مودود چشتی سے آونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے آونکو اپنے ماموں خواجہ

سلسلہ چشتیہ

محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے اونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزاے معجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا اور ہرچند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیا کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہی زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب وسکو شافلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ رَآهُ فِي مَنَامٍ مُبَايِعًا وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَأَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ اسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا اسو اونسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ وَالْخَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَأَنَّهُ رَآهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمُ الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ اور بھی الد مرشد نے

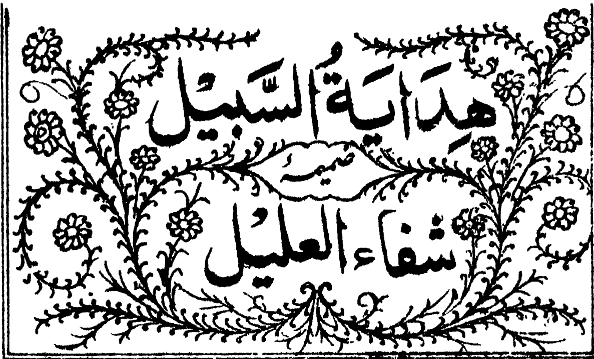
فیض پایا بہ ابیہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند
اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور انکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت لی اور ہر بزرگ
کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر
اور حضرت والد ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو
وَاَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ
وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِيْ الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضٰى مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى مِيْرْزَاهِدِ
الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ
عَنْ مِيْرْزَا جَانٍ وَغَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهٖ
عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور
کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے
چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزاہد ہروی سے پڑھین
جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزاہد نے میرزا فاضل سے اور اونھون نے ملا یوسف کوسج سے
اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ سعد وغیرہ
تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی
اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اوسکو نہ ذکر فرمایا
وَاَجَازَنِيْ مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةُ
الثَّبْتُ حَاجِيْ مُحَمَّدْ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ سَعِيْدٍ
عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمُمِلِّ كوكر فِيْ
مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا

اخرًا وَ ظاهِرًا وَّ باطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد فضل نے شیخ عبدالاحد سے اونھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہی اونکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ تمامی ہی اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس سلسلے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ بارہسو ساٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حق تعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے مجھے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

ہزارون شکر پروردگار کو اور درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ امروز یہ کتاب علم سلوک و معرفت مین لاجواب متن اوسکا **قول الجمیل** تصنیف عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی کا ہی اور ترجمہ اوسکا **شفاء العلیل** تالیف مولانا خرم علی صاحب بلھوری مرحوم کا ہی اور فوائد اوسکے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز سے مستفاد ہین اور حواشی وسیر مولانا نواب قطب الدینخان دہلوی کے لکھے ہوئے ہین بصحت تمام سنہ ۱۳۰۲ھ مین تمام ہوئی

فقط



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شکر و سپاسِ بیقیاس اوس خداوند وحدت اساس کا کہ جسنے ہمکو واسطے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قرآن شریف بھیجکر راہ راست حقیقت کی بتائی اور ہزاروں صلوات و سلام اوس شفیع یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسنے ہمکو ظلمت گمراہی کفر سے نکالکر ہدایتِ دینِ اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت طریقت سلوکِ معارف کی سکھائی **بعد** اسکے ارباب عرفان و اصحاب ایقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقۂ ظاہریہ کو علوم باطنیہ و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات صوفیۂ صافیہ سے عداوت رہی کسی نے اونپر تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا تصوف کو زندقہ ٹھیرایا بیعتِ مسنونہ کو بدعتِ مذمومہ بنایا خصوصًا اس زمانے مین فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ علم ظاہر و باطن مین کامل اور کتاب و سنت کے پورے پورے عامل تھے اونپر بھی اعتراض ہونے لگے سچ پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف راستے مین رخنہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے مین کا ایک شخص پنجابی لامذہبون مین مجتہد مشہور مذاق عرفانی سے کوسون دور مولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسوم تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف کی اور اوسمین نسبت بیعت والہام و دیگر طرق حضرات صوفیۂ کرام کے مذمت کی داد دی

اور نہایت بیباکی سے بزرگان دین اور سلف صالحین کو مخالف کتاب و سنت کے ٹھیرایا اور اونکو نشانہ تیر ملامت کا بنایا اگرچہ عموماً جواب ان سب خرافات بے معنی اور ہفوات لایعنی کا کتاب اثبات الالہام والبیعۃ بادلۃ الکتاب والسنۃ مین ہوچکا ہی لیکن خصوصاً جو ایرادات اس کتاب قول الجمیل کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارد کیے گئے تھے جواب ان اعتراضات کا بنام ہدایۃ السبیل لکھکر بطور ضمیمے کے اس کتاب مین لگادیا گیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

اعتراضات قصوری

یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی بدعت اور مستحدث ہین فقرا اور اہل اللہ کی صحبت مین کچھ اثر نہین اور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز مین حلاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اور نہ اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل ہی اور جو دربارہ بیعت کے قول الجمیل مین مرقوم ہی فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی تعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشئی یعنی پس ظن کیا ایک قوم علمانے کہ بیشک یہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت پر اور جو عادت صوفیون کی ہی کہ اپنے مریدون سے بیعت کرتے مین یہ بیعت کوئی چیز نہین اگرچہ شاہ ولی اللہ نے انکار کیا ہی لیکن تامل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اونکا ہیچ و پوچ ہی اور پورا نہین کیونکہ قوم علماے مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہی اونکا دعوی یہ ہی کہ بیعت بجمیع اقسام بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہوگئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ آنحضرت کبھی قامت ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے اور کبھی تمسک بالسنۃ کی اور کبھی عدم سوال پیالی آخرہ جواب لغو ہی کیونکہ خلاف دعوے کے ہی اور پھر کہا ہی کہ بیعت اسلام کی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہی اور وجہ ترک کی یہ بیان کی کہ خلفاے راشدین کے وقت یہ لوگ جبرا مسلمان کیے جاتے تھے اسی واسطے متروک تھی اس جواب پر یہ اعتراض ہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے لا اکراہ فی الدین الآیہ یعنے ایمان اکراہ سے قبول ہی نہین ہوتا اور پھر کہا ہی کہ غیر خلفاے راشدین کے وقت متروک تھی اسکا جواب

یہ دیا کہ اکثر خلفا ظالم اور فاسق تھے اسواسطے بعیت اونسے نہ کی گئی اسپر یہ اعتراض ہو کہ کل
خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیون نہ جاری کی اگر خلیفہ فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین
تبع تابعین تو موجود تھے انھون نے کیون نہ بعیت کی معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے زعم مین بعیت صرف
خلیفہ پر منحصر ہو مرا خواندی وخود بدام آمدی + پھر شیخ صاحب فرماتے ہین کہ بعیت تمسک
بحبل تقوی بھی خلفاے راشدین کے وقت مین متروک تھی اسواسطے کہ وہ صحابہ تھے
اونکو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بعیت کی حاجت نہ تھی راقم کہتا ہو کہ اگر صحابہ کو
حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم و شام وغیرہ ملکون کے جو نئے مسلمان ہوتے تھے اونکو
بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بھی
ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی پھر شیخ صاحب
کہتے ہین کہ زمانۂ خلفاے راشدین مین کیون متروک تھی اسواسطے کہ خوف تھا افتراق
کلمۂ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بعیت کو لوگ بعیت خلافت نہ سمجھلین اور
فتنہ نہ اوٹھے حاصل یہ کہ مارے خوف خلیفون کے بعیت توبہ متروک تھی مین کہتا ہون
کہ یہ دلیل تو اور بعیتون کے وقت مین بھی لگتی ہو یعنے خلفاے راشدین کے وقت اسی
فتنے کے خوف سے بعیت توبہ کی ترک ہوئی اسوجہ کو زمانۂ غیر خلفا سے لگانا اور اوسپر خاص
کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بعیتین من اولہ الی آخرہ اسی خوف سے ترک ہوئین
الا بعیت قبول خلافت پھر کہتے ہین کہ اسوقت کے صوفیون نے خرقہ پہنانے کو قائم مقام بعیت
کے کرلیا راقم کہتا ہو کہ خلفاے عباسیہ کی حکومت ۶۵۶ھ ہجری تک قائم رہی اسوقت تک صوفیون
نے بعیت کی جگہ خرقہ رکھا اب فرمایئے تغیر سنت کے کیا معنے یہی ہین کہ ایک سنت کو ترک کرکے اوسکی
جگہ ایک شی مستحدث قائم کرلین کس دلیل سے اون لوگون نے خرقے کو قائم مقام بعیت کے کیا
آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہو کہ جب خوف سے کوئی سنت ادا نہو سکے تو سنت کو ترک کرکے
اوسکے قائم مقام کوئی ایسی شی احداث کرلین جسکی کوئی اصل دین مین سوا اسکی نظیر شرع مین

کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو مداہنت اونھون نے کیون کی چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہان جا کر رہتے اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چھپ چھپ کے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جیسے وہم بیعت خلافت کا ہوتا ہمنے دیکھا کہ سکھون کے عہد حکومت مین اذان اور ذبح سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ پانچون وقت اذان خفیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دوا طلبی ہو کہ ایک دوا نہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردین اور کسی تاریخ سے یہ ثابت نہین کہ خلفانے مشائخ کو بیعت سے منع کیا ہو یہ صرف شیخصاحب کا عذر اور بہانہ ہو شیخصاحب تو خود اور اونکے والد ماجد (یعنی مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب) اس بلا مین مبتلا تھے یہ نہ کہتے تو اور کیا کہتے پھر شیخصاحب کہتے ہین کہ جب بیعت کی رسم خلیفون مین اوٹھگئی تو صوفیون نے فرصت کو غنیمت جانکر بیعت مسنونہ جاری کی مین کہتا ہون کہ شیخصاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا یہان شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیے پر لکھتے ہین کہ حضرات صوفیہ اس کام کے جاری کرنے مین مصداق اس حدیث کے ہوئے مَنْ اَحْيىٰ سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے جسنے رواج دیا میری سنت کو بعد میرے کہ لوگون نے اوسکو چھوڑ دیا ہو پس اوسکو اون سبکا ثواب ملیگا جنھون نے اسپر عمل کیا مین کہتا ہون کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہین ہوئے بلکہ انھون نے تو بدعت صریحہ یعنی خرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا پیری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مشتبہ بالسنت ہوا اور سنت متروکہ و منسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فتدبر لیکن شیخصاحب اور اونکی اولاد تو اسمین معذور ہین قول الجمیل مین کیا کچھ لکھا ہو جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو مثل مشہور حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ ۔ تمام ہوئی عبارت قصوری کی

جوابات

قولہ یہ چارون مذہب بدعت ہین الخ حال آنکہ یہ چارون مذہب حنفی شافعی مالکی حنبلی موافق عمل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے حق ہین اور حقیقت دین اسلام کی

انھین چارون مین دائر و سائر ہی اور قیامت تک یہی قائم رہین گے اور کسی کے بدعت کہنے سے نہ مٹین گے اور انمین جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہی یہ کسی طرح منافی حقیت کے نہین بلکہ یہ اختلاف ایسا ہی جیسا صحابۂ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تھا اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہین رکھتے تھے اور مثل خوارج اور روافض کے باہم سب و شتم نہین کرتے تھے صلحا اور ایمۂ دین کی محبت جزو ایمان ہی اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہی یہ چارون مذہب انکے ساتھ اس اعتبار سے منسوب ہین کہ انھون نے استنباط مسائل فرعیہ کے احکام حلال و حرام مین بڑی بڑی کوششین اور محنتین کی ہین اور کتاب و سنت کے کلیات سے ان جزئیات امور دینیہ کے استخراج مین نہایت مشقتین اوٹھائی ہین اور ہر ایک نے خالصًا لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق و تنقیح کی ہی اور کس درجے کی تلاش کامل اور تفحص بالغ سے دین محمدی کو رونق دی ہی اسیواسطے تقلید ان حضرات کی مسائل فروع مجتہد فیہا اور احکام اجتہادیہ مین ہمیں ضروری ہو گئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ کے تو دین محمدی مین ایک ہین تعصب اسمین کسیکو نہچاہیے صراط مستقیم بابین افراط و تفریط کے ہی اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم اور یہ ظاہر ہی کہ غیر مقلدی اور لامذہبی اس زمانے مین بالکل تلعب فی الدین اور موافق خواہش نفس امارہ کے موجب تخفیف مکلفین ہی کہ جب کسی امام کی تقلید نہین ہی تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل المختلفہ کا فتح باب ہو گیا جو جی مین آیا اور نفس کو بھایا اوسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی چلو فراغت ہوئی تکلیف شرعی اوٹھگئی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہو کے حنفی یا شافعی بننا اور خاص کسی امام کی ایمۂ اربعہ مین سے متابعت کرنا عین اتباع محمدی و اختیار طریقۂ نبوی ہی کہ اصل ان مذاہب اربعہ کی وہی قرآن و حدیث اور حکم خدا و رسول ہی اور درحقیقت یہ ایمۂ مجتہدین اور انکے مقلدین فقہای کاملین اور محدثین محققین سبکے سب حافظان شریعت و پاسبانان سنت ہین اور انھین کے ذریعے سے ہمکو سیدھی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حلت و حرمت مفہوم ہوئی انھون نے فقہ و حدیث کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھوٹے کھرے کو خوب پہچانا انھین کے طفیل سے

مسائل فقہیہ کی تفصیل [illegible] انہین کے بیان سے صحت اور ضعف حدیث کا سمجھ مین آیا اور کتاب و
سنت کے ناسخ و منسوخ کو پایا انہی لوگ قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارع سے مسائل
کے نکالنے مین کامل اور [illegible] صاحب مذہب ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہین انہین کی کتابون سے
آج تمام امت سنا پکڑتی ہے تو انہین کے اعتبار پر مدار کار ہے اگر وہ حنفی یا شافعی ہونے کے باعث معاذ اللہ
گمراہ تھے تو انکی روایت کا کیا اعتبار رہا امام بغوی دارقطنی نووی ذہبی ابن حجر عسقلانی ابن عبد البر طحاوی
زیلعی ابن قیم جوزی حافظ سیوطی وغیرہم جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صدہا مثل انکے بلکہ روایت و
درایت مین ان سے بھی بڑھکر سب کے سب مذاہب ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو بوجوہ مصالح
دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب لوگ امر مستحدث اور بدعت کیطرف نسبت کرنے سے بدعتی اور
گمراہ ٹھہرین تو بتلاییئے پھر ہدایت والا کون ہے کون رہبر ہو بھلا جب خضر بہکانے لگین ہون مسیحا دشمن
جان پھر دوا کسکی کرین - پس بزرگان دین خصوصا حضرات ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے
اور حسن عقیدت سے انکا اتباع کرے اور انکے طریقہ کو عین طریق سنت سمجھے اور اگر کسی جزئی مسلے
مین کسی ظاہر حدیث سے انکے قول کی مخالفت پائی جاوے تو وہان بلا تحقیق اور بغیر تفحص انکے
کتب مسائل کے بدظن ہو کر برا نہ کہے دیکھو انہین لوگون کے حق مین سوء ظنی اور بدگوئی سے بچنے
کیواسطے حق تعالی نے ہم لوگون کو اسطرح دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ یعنی ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہمسے سابق تھے ایمان مین اور نکر ہمارے
دلون مین مومنون کی برائی کا لگاو ای رب ہمارے بیشک تو ہے مہربان رحم والا انتہی بلکہ ہمپر ان حضرات مجتہدین
کی شکر گذاری بموجب اس حدیث شریف کے واجب ہے مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ
یعنی جو لوگون کا شکر گذار نہین وہ اللہ کا بھی شکر نہین کرتا پس ہمپر انکے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہے کہ
انھون نے ہماری ہدایت کے واسطے تنقیح مسائل دینیہ مین کیسی کیسی کوششین کین کہ جنکی برکت تقلید سے ہزارون نے
مرتبہ ولایت کو پایا اور لاکھون نے کروڑون کو پابندی مذہب کے فیض تعلیم سے منزل قربت تک پہونچایا

قولہ فقرا و اہل اللہ کی تاثیر صحبت سے عبادت مین کیفیت نورانی پیدا نہین ہوتی الخ اسمین تو قصوری صاحب کا انکار بدیہی ہی بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت پانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہی اسو اسطے کہ صحابۂ کرام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور و صحبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و اطمینان قلبی کے ساتھ نماز مین مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنونکے تیر بدن مین گھس جاتے اور فوج کفار سے زخم پر زخم کھاتے باانیہمہ فرط حلاوت سے جبتک نماز سے فارغ نہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نکرتے یہ قصہ ابو داود مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اس طرح کا خشوع و حضور و تبتل الی اللہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہی افسوس صد افسوس کہ ایسا انکار بھی نچاہیے کہ جس سے انکار کرامات اولیاء اللہ کا لازم آوے آب اس زمانے مین بھی ہزارون نے صوفیۂ کرام کی ایسی حالتین بچشم خود ملاحظہ کی ہین جنکے دلونکو حق تعالی چاہتا ہی اپنے نور محبت سے منور کرتا ہی اور اونکے دل و جان کی روح پر تجلی خاص کا پرتو ڈالتا ہی چنانچہ اللہ تعالی مثال نور کی بیان فرماتا ہی یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ یعنی قریب ہی کہ تیل اوسکا خود ہی روشن ہوجائے اگرچہ نچھوئے اوسکو آگ نور ہی اوپر نور کے رہنمائی کرتا ہی اللہ اپنے نور سے جسکو چاہے انتہی اور بھی صحبت کے برکات و فوائد احادیث صحیحہ سے ثابت ہین آنحضرت نے فرمایا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً متفق علیہ یعنی صحبت ہمنشین صالح کی مانند صحبت مشک فروش کے ہی جو پاس اوسکے بیٹھے گا بے نصیب نرہیگا یہ حدیث مروی ہی بخاری و مسلم مین اور یہ دوسری حدیث بھی صحیحین مین وارد ہی هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی ذاکرین خدا ایسے لوگ ہین کہ ہمنشین اونکا فیض و برکت صحبت سے بے نصیب اور محروم نہین رہتا اگر قصوری صاحب کو اسپر اطلاع ہوتی تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نکر بیٹھتے ظاہر ہی کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہین جیسا کہ غافلونکے حق مین حق تعالی فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنی عذاب الٰہی سے خرابی اور تباہی ہی اون نمازیونکی جو اپنی نماز کی کیفیت سے غافل ہین اور اہل اللہ کے حق مین

ارشاد کرتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی بیشک کامیاب
ہوے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین انتہی پس ان دونون آیتونکے مفہوم کو بنظر تدبر دیکھنا
چاہیے کہ حق تعالی نے غافلونکی نماز کو ویل اور خرابی اور تباہی کا سبب فرمایا اور خشوع کرنیوالونکی نماز کو
فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھیرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْعَبْدَ لَیَنْصَرِفُ مِنْ
صَلَاتِہٖ وَلَمْ یُکْتَبْ لَہٗ مِنْھَا اِلَّا نِصْفُھَا اِلَّا ثُلُثُھَا حَتّٰی قَالَ اِلَّا عُشْرُھَا یعنی خدا کا بندہ
نماز پڑھکر فارغ ہوا اور اوسکے نامہ اعمال مین نماز کا ثواب کبھی آدھا لکھا جاتا ہے اور کبھی تہائی یہانتک
فرمایا کبھی دسوان حصہ رواہ اصحاب السنن پس ظاہر ہے کہ یہ کمی بیشی ثواب کی بعلت قلت و زیادت
خشوع و حضوری نماز ہی کے ہے ورنہ بحسب ظاہر تو سب نمازی برابر ہین ان نصوص پر اگر قصوری صاحب
کو آگہی ہوتی تو بے سمجھے یہ اعتراض نکر بیٹھتے **قولہ** اشغال پیری مریدی کی شرع مین کچھ اصل
نہین الخ حال آنکہ یہ دعوی محض غلط ہے اکثر اشغال اور اوراد صوفیہ کرام کے اذکار قرآنیہ و ادعیۂ نبویہ ہین اور
مراقبات انکے بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دلکو نورانیت اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ
و انابت و انقطاع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت مراقبہ قربت مراقبہ صمدیت اکثر آیات
قرآنیہ سے ثابت ہے جیسے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہان
کہین تم ہو اور آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم انسان کی طرف اوسکی
رگ جان سے زیادہ قریب ہین اور آیت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنی کہہ اے محمد
وہ اللہ ایک ہے نرالا پروا پس قصوری صاحب کا اشغال و اذکار صوفیہ کو بے اصل کہنا صرف منشاء
جہالت اور بے علمی کا سبب ہے اسمین کوئی شک نہین کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم مین مروج ہو
شرعاً کچھ قدر نہین رکھتا اور عند اللہ ایک جو کی برابر نہین بلکہ موجب ضلالت اور خلاف شریعت ہے
صوفیہ کا ایجاد ہو یا کسی اور کا احداث ہان البتہ بدعت حسنہ جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ
وصول الی اللہ ہو بشرطیکہ شریعت مین اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا مثاب ہوگا
اور اشغال و اذکار صوفیہ کے جنسے انقطاع و تبتل و خشیت و تذلل و قناعت و توکل

وانابت واستقلال وتقوی وتجلیہ روح وتخلیہ دل وتزکیہ نفس وغیرہ من الکمالات الانسانیہ حاصل ہوتا ہے کتاب وسنت سے ثابت ہین اور اصل اونکی شرع مین موجود ہے پس مبنی ان اسباب امور معمولہ صوفیہ کا ہدایت و ارشاد ہے تو پھر ایسے امر بدیہی الثبوت کا انکار خرط القتاد ہے **قولہ** اس بیعت کے انکار مین اکثر

ایمہ دین بھی کاتب الحروف کے ساتھ ہین الخ واہ اس جھوٹ کا کیا کہنا قصوری صاحب اکثر کو تو جانے دین ایمہ دین مین سے دو ایک کا ہی نام بتلا دین کہ کون اس انکار بدیہی مین اونکا شریک ہے ہرگز کوئی اونکا شریک نہین فقط اس عبارت قول الجمیل کو دیکھکر فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ یہ دعوا کر بیٹھے اور فریب دہی عوام کیواسطے اپنی طرف سے قوم کے معنی قوم علماء مجتہدین لکھدیے یہ کونسی دیانت ہے اگر منکرو نمین سے کوئی عالم مشہور یا مجتہد ہوتا تو بالضرور کوئی نہ کوئی مفسرین یا شارحین حدیث مین سے کسی آیت یا حدیث کی تحت مین اس اختلاف کا ذکر کر دیتے اور مخالف کا نام لکھدیتے اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ اون لوگو نمین سے ہے جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہین اور قصوری صاحب کیطرح فہم علم سے قاصر ہین او س قوم بے علم مجہول الاسم نے تو سوای بیعت خلافت کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہے اور قصوری صاحب اونکے قول کی یون تاویل کرتے ہین (انکا دعوی یہ ہے کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہو گئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہے کیونکہ خلاف دعویکے ہے) حالانکہ قصوری صاحب نے نہ کوئی منکرو نکی تحریر دیکھی اور نہ اونکا کوئی دعوی سنا ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسی کی زبان سے ایسا باطل دعوی سنکر فظن قوم لکھدیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کر دیا قصوری صاحب نے نہ اونکا قول دیکھا نہ سنا یون ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب سے زبردستی لڑائی باندھی اور اونکو الزام مالا یلزم دیا حالانکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس طائفے کو جملہ اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہے اسیواسطے اوسکا رد کر دیا اور نہین معلوم کہ قصوری صاحب کیا سمجھکر شیخ کے جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور چھوٹا منہ بڑی بات اونکی نسبت لفظ لغو لکھتے ہین کہان قصوری ہیچ نہ آگاہ اور کہان حضرت شاہ ولی اللہ آیۃ من آیات اللہ مگر اس کہنے سے

قولہ اسپر کیا ہوتا ہے سنگِ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند + طعن خفاش کجا رونق خورشید برد +

اعتراض ہے کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی الخ اصل جواب اسکا یہ ہے کہ خلفاکے وقت
مین بعیت متروک نہ تھی جاری تھی پھر جاری کرنا چہ معنی وارد کہ تحصیل حاصل و اعلام معلوم تھا صحابۂ کرام نے
اول ابوبکر صدیق بعد اونکے عمر فاروق بعد اونکے عثمان ذی النورین بعد اونکے علی مرتضی رضوان اللہ علیہم
کے ہاتھ پر بعیت کی معاذ اللہ قصوری صاحب کو خلفای راشدین کی خلافت اور بعیت سے بھی انکار ہے دیکھو
سب مفسرین اس آیۂ کریمہ کو انھین منکرین خلافت خلفای اربعہ کے حق مین وعید بتلاتے ہین فَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی جن لوگون نے انکار کیا بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق
ہین انتہی اگر کوئی یہان کہے کہ یہ بعیت قبول خلافت کی تھی یعنی عہد اس بات کا کہ ہم بغاوت نکرینگے اور گفتگو انکا
کی تو بعیت توبہ مین ہے سو ہم اوسکے جواب مین روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم
ہو جائیگا کہ حق بجانب کسکے ہے چنانچہ صحیح بخاری مین وارد ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت
خلیفۂ سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بعیت کے وقت یہ کہا اُبَايِعُكَ
عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهٖ یعنی مین تیری بعیت کرتا ہون کتاب
خدا و سنت رسول اللہ و طریقۂ شیخین پر اور بروایت امام احمد یہ مروی ہے اُبَايِعُكَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ
وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِيْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ یعنی مین تیری بعیت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ و طریقۂ ابوبکر و عمر کے انتہی پس جس بعیت کا ان روایتون مین ذکر ہے ظاہر ہے کہ وہ بعیت
تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بعیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے تک کرتے رہے وہ اسلام اور جہاد کی بعیت تھی اور جو بعیت
توبہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی پس یہ بعیت جو مشایخ صوفیہ مین مروج ہے سنت مستفیضہ سے
نہ ہی سو یہ کہنا اوسکا جہل و نادانی پر محمول ہوگا اسواسطے کہ اگر مطلق بعیت بھی لیجاوے تو وہ بعیت
توبہ سے خارج نہوگی بعیت توبہ مین تو کل اقسام بعیت کے داخل ہین بعیت توبہ کیا ہے (سب گناہون سے
توبہ کرنا اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہی) اور یہی بعیت اسلام بھی ہے کہ اوسمین شرک و کفر و دیگر گناہون سے

تائب ہونا اور بجا آوری احکام شرعیہ کا عہد کرنا ہوتا ہے اسیطرح بیعت جہاد بھی ہے کہ اوسمین ثبات و صبر و استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ و نزاع باہمی اور میدان جنگ مین بھاگ جانے سے بیزار ہونا ہے پس جب بیعت توبہ کا ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت نص قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے پس تفرقہ کرنا بیعتو نمین کہ بعض سنت ہے اور بعض بدعت جیساکہ قصوری صاحب کے دعویسے ثابت ہوتا ہے باطل ہو گیا بیعت اسلام بیعت توبہ بیعت تقوی سب ایک ہی چیز ہین اور بیعت جہاد انکی ایک فرد ہے اور سوائے اسکے اور اقسام کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری رہین چنانچہ صحیح بخاری مین ہے صفحہ باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ وصفحہ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوۃ وصفحہ باب کیف یبایع الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور قسم قسم کی بیعت کا اسمین ذکر ہے مثلاً سچ بولنا اور دینی معاملات مین کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا اور مسلمان بھائیون کے خیرخواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفای راشدین کے عمل کرنا اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور مین امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہے اور صفحہ جلد ثانی مسوی شرح موطا مین ہے باب البیعۃ علی ارکان الاسلام وترک الکبائر وغیر ذلک من احکام الشرع اور اس باب مین عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا بھی ذکر ہے پس بیعت صرف خلافت کے واسطے خاص نہین ہے بلکہ عام ہے جیساکہ مذکور ہو چکا اور یہ بیعت توبہ و استغفار کی جو حضرات صوفیہ مین معمول ہے اصل اسکی اوسی سنت نبوی سے ثابت ہوتی ہے اسیواسطے مسوی شرح موطا کے باب مذکور مین مسطور ہے وفیہ دلیل علی ان البیعۃ غیر مقصورۃ علی قبول الخلافۃ والذی یتعاھدہ مشایخ الصوفیۃ لہ وجہ یعنی اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین ہے اور جو صوفیونمین بیعت کا رواج ہے سو اوسکے لیے شریعت مین اصل و ماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ مین بھی بما عاھد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی ہے اور ایفای عہد و پیمان کے واسطے جو وعدہ ترک معاصی و بجا آوری احکام شرعیہ کا ہے حق تعالی کیطرف سے وعدہ عطای اجر عظیم ہے وہ آیت یہ ہے ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما یعنی جسنے پورا کیا کام جس پر اوسنے اللہ تعالی سے عہد و پیمان کیا تھا پس عنقریب دیگا اوسکو اللہ تعالی بڑا ثواب اور ظاہر ہے کہ بنا کارخانہ بیعت کی نیابت پر ہے اپنے پیر سے معاہدہ کرنا گویا خدا و رسول سے معاہدہ کرنا ہے

اور علماء شریعت و ہادیان طریقت نائب رسول اللہ اور وارث انبیا ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حق تعالی کی طرف سے نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہ آیۂ کریمہ اسپر نص صریح ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ یعنی تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین بیشک وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے ہاتھ اللہ کا اونکے ہاتھہ پر ہے اور اگر صاحب قول الجمیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو جواب یہ ہے کہ بعد خلفائے راشدین کے اکثر خلفا فاسق گذرے ہین اور جو پرہیزگار مشہور تھے اون سے بھی سنتونمین قصور رہتا تھا چنانچہ بعض خلفا صرف قرأت رکوع و سجود کے بعض تکبیرات کہتے تھے اور بعض الغرض کو اول وقت نہ پڑھتے جبکہ صلحا سے سنتونمین ایسی سستی ہوئی تو کیا تعجب کہ اس سنت بیعت مین بھی سستی آگئی ہو اگر بالفرض کسی نے غیر خلفائے راشدین مین سے کسی سنت مین سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے سنت نرہیگی اور کیا حضرت رسالت کا قول و فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہوگا فاستغفر ربک واطع نبیک **قوله** معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم مین بیعت فرض خلیفہ پر منحصر ہے **ع** خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم الخ افسوس کہ شیخ نے تو اس اعتراض کو بخوبی رفع کر دیا ہے مگر قصوری صاحب کو بسبب قصور حافظے کے کچھ یاد نہین رہتا شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بیعت سے فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو خلیفۂ وقت دشمن ہو جاتا پس احتیاطاً علمانے اسکو ترک کر دیا اب معترض صاحب کو چاہیے کہ آیندہ اس جواب کو یاد رکھین اور بجائے مصرع مرا غلط بود آنچہ ما پنداشتیم کے یہ بیت پڑھا کرین ؎ شد غلامی کہ آب جو آرد + آب جو آمد و غلام ببرد + **قوله** اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکونسے آکر مسلمان ہوتے تھے کیا اونکو بھی حاجت نہ تھی الخ پہلے تو صحابۂ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نو مسلمونکا ترک بھی ناسخ ٹھہرایا نو مسلمونکے ترک کرنیسے سنت ترک نہو گی **قوله** السلام علیک ترک کرنا چاہیے تھا الخ واہ کیا خوب جواب ہے اس سے لازم آتا ہے کہ مثلاً جس سے ادائے نماز تہجد مین غفلت ہوجاوے تو وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بھی چھوڑ دے افسوس کہ مثل مشہور بھی یاد نرہی مَا لَا یُدۡرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتۡرَکُ کُلُّہٗ اسکے ترجمے مین یہ ہندی مثال کافی ہے سارا جاتا دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ اگر یہی قاعدہ قصوری صاحب کا جاری ہو جاوے تو رفتہ رفتہ تکلیفات شرعیہ مین تخفیف کر کے سب مسلمان غیر مکلف ہو جاوین **قوله** برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہو نہ ترک سنت کی الخ قصوری صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون سنتونمین سے نہین ہے جو روز مرہ کیجاوے بلکہ اگر عمر بھر مین ایک ہی دفعہ کر لے تو بھی

کفایت کرتی ہی صحابۂ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے فیضیاب ہو چکے تھے پھر اونکو دوسرے سے بیعت کرنے کی کیا حاجت رہی **سورج** کے سامنے مشعل کا جلانا ہو عبث + **قولہ** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین من اولہ الی آخرہ اسی خوف (یعنی خوف تفرقہ وفتنہ وفساد) سے ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت الخ جزاک اللہ قصوری صاحب سے حق بات نکلی یہ کرامت صاحب قول الجمیل کی ہی کیونکر نہو کہ وہ اسم باسمی وَلِیُّ اللّٰہ ہین بیشک خوف فتنہ سے علمای امت نے بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی اب ساری بحث معترض صاحب کی اوٹھ گئی آیندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہین **سے** عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + **قولہ** صوفیون نے بیعت کی جگہ خرقہ رکھا الخ بقول بعض محدثین محققین کے ثابت ہی کہ خرقہ خیر القرون مین جاری ہوا اور جس کا خیر القرون مین رواج ہو علمای محققین کے نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا علامۂ جلال الدین سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ مین اور ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین رواج خرقہ کو خیر القرون سے ثابت کیا ہی اور خیر القرون تبع تابعین تک کا وہ زمانہ ہی کہ جسکے خیر ہونیکی آنحضرت مخبر صادق نے شہادت دی ہی قصوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہین ورنہ ایسی جرأت نکر بیٹھتے پس خیر القرون کے لوگون کو اہل بدعت ٹھیرانا اور اونکے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہی اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کرین اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھین جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہی تاہم طائفۂ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث ام خالد اور معاذ سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو لوئی عنایت فرمائی اور معاذ کو جب یمن کیطرف روانہ کیا تو عمامہ پہنایا **قولہ** چاہیے تھا کہ وہان سے ہجرت کرتے الخ اوسوقت تمام دار الاسلام تو خلیفۂ وقت کا قلمرو تھا اور جو مخالف اونکے ملک تھے وہ دار الحرب تھے پس ایک سنت کیواسطے دار الاسلام کو چھوڑ کر دار الکفر مین جانا اور ہزارون قباحت اور سیکڑون معصیت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند نکریگا کیا عجب کہ اوسوقت خدا نخواستہ قصوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا دیتے **قولہ** اگر ہجرت نہو سکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے اور چھپ چھپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہ پڑتا الخ بھلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھپکر بیعت کرتے تھے تو قصوری صاحب ہرگز اسکو جھٹلا نہین سکتے

پردے کی بات کو سوای عالم الغیب کے کون جانتا ہے یا ان کسیکو غیب کا علم ہے تو البتہ وہ اثبات یا انکار کا دعوی
کر سکتا ہے ایسا تو سوای حق تعالی کے کوئی نہین معلوم ہوتا پس یہ علم خدا ہی کو ہے چونکہ اس زمانے مین جابجا خوف
تھا حتی الوسع لوگ چھپاتے تھے جب اوس وقت کے حاکمونکو خبر نہوئی تو آج ہزار سال کے بعد ہمکو کسطرح حال اونکا
معلوم ہوجاوے کہ وہ بیعت کرتے تھے یا نہین اگر ہم فرض کرین کہ اون لوگون نے خوف حکام وقت سے بیعت کو
چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرعا کچھ الزام اور مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا بلکہ تارک
سنت غیر مؤکدہ کا بلا عذر بھی قابل الزام و ملامت کے نہین ہو سکتا اور یہ جو تقیہ کا ارشاد ہوا ہے پہلے اونکو
یہ ثابت کرنا چاہیے کہ بیعت واجب تھی اور وہ لوگ درپردہ بھی نکرتے تھے وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ **قولہ**

کیا یہ بھی دوای طبی ہے کہ ایک دوا نملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کردین الخ واہ قصوری صاحب اتنا
بھی نہین جانتے کہ حکیم مطلق نے دین محمدی مین بنسبت اور دینونکے کسقدر سہولت رکھی ہے
اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز بتادی ہے مثلا اگر پانی نملے یا پانی موجود ہو مگر اوس کا
استعمال نکر سکے تو تیمم جائز ہے اور قرآن مجید یاد نہو تو صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا نماز
مین کافی ہے اور جو قیام نکر سکے تو بیٹھکر اور جو بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ
نہ رکھ سکے تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہے اور بھی شریعت مین ایسی
بہت صورتین بدل کی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طب روحانی مین بہ نسبت طب یونانی کے زیادہ آسانی
رکھی گئی ہے حق تعالی فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ [illegible] تمہیدی [illegible] کی جب طب
جسمانی مین اصلاح بدنی کیواسطے اطبا نے بدل تجویز کیے ہین تو علاج روحانی کے لیے حکیم حقیقی و [illegible] بدل
کیون نہ مقرر فرمائیگا اما ان دوا کے تبدل و تغیر مین بیمار کو کچھ اختیار نہین یہ حکیم کا کام ہے **قولہ**

سے بھی ثابت نہین کہ خلفا نے کسی مشایخ کو بیعت کرنے سے منع کیا ہو الخ جبتک رسم بیعت خلیفو مین
جاری تھی اونکے خوف سے دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی اور جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کردیا
اور بیعت اونکی رسم نرہی تو لوگونکو اس کام سے کیون منع کرتے پھر بھی جس کے ہاتھ پر بیعت [illegible] جماعت کثیر کی
ہوتی تھی تو حکام اونسے بخوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہین [illegible] ہندوستان

یہ واقعہ گذرا ہی اور تاریخ سے بھی یہ امر پیدا ہی کہ حضرت شیخ نظام الدین معروف بسلطان الاولیا کے ہاتھ پر جب لاکھون مسلمانون نے بیعت کی اور اونکے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو پادشاہ وقت کے دل مین غدشہ گذرا اور ایک مدت تک شیخ کا دشمن رہا **قولہ** شیخ صاحب تو خود اور اونکے والد ماجد اس بلا مین مبتلا تھے اگر یہان قصوری صاحب کا قصور اور اونکی عقل کا فتور کس درجے بڑھا ہوا ہی دیکھنا چاہیے کہ ایسے بڑے شیخ کامل اور حدیث و قرآن کے عامل کو گرفتار بلا کہدیا اور بیعت مسنونہ کو اپنے گمان فاسد اور طبع حاسد مین بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام مین کھانا رکھکر بسم اللہ کہنے والیکو کفر کا فتوا دیا ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اگر کوئی کسیکے آگے کھانا رکھکر بطور اجازت کے کہے بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہی کہ کہتے ہین بسم اللہ کیجیے یہ کہنے والا کافر ہوجائیگا پس کوئی یہان قصوری صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنیسے تو آدمی کافر اور بدعتی ہوجاتا ہی اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا **قولہ** مین کہتا ہون شیخ صاحب نے جاری کی کیون فرمایا بلکہ لفظ استحداث کہنا چاہیے تھا الخ حال آنکہ عبارت شیخ کی یہ ہی (بیعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہوجاتی (بیعت مسنونہ استحداث کی) بھلا امر مسنون بھی کبھی بدعت ہوتا ہی **سہ** مزن بے تامل بگفتار دم * اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے اجزا سے مرکب بھی نہین جسمین یہ تاویل کرکے قصوری صاحب کی اصلاح بحال رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہی اور کچھ بدعت مستحدثہ پس ایک ہی چیز کو سنت و بدعت کہنا عاقلونکا کام نہین **قولہ** سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرنیوالیکے مصداق ہوے الخ واہ قصوری صاحب کے بھی نئے نئے اجتہاد ہوتے ہین اور عجیب عجیب رنگ برنگی خیالی بیج بوتے ہین پہلے تو فظن قوم کے معنی (قوم علماء مجتہدین نے ظن کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر ائمہ اس انکار بیعت مین میرے ساتھ ہین) اور پھر یہان پہونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھدیا (بیعت سنت منسوخہ باجماع) ایسے بے دلیل دعوون سے آدمی دروغگو کہلاتا ہی اگر دعوی صحیح ہی تو کسی عالم معتبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اماموںکا اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہی ایسے اعتراضات لا یعنی سے قصوری صاحب کا مبلغ علم معلوم ہوگیا کہ تعصب اور نافہمی مین کامل ہین بزرگان دین کو برا کہنے مین بے باک یہانتک بڑھکر لکھا ہی کہ شاہ صاحب نے قول الجمیل کو کفر و شرک سے بھر دیا ہی استغفر اللہ بالکل یہ اتہام ہی اور گمان ناروا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ وہ شخص ہی کہ جس نے سب سے پہلے اتباع سنت اور

توحید کا بیج ہندستان مین بویا ہے اور آجتک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن کا سرزمین ہند مین پیدا نہین ہوا ہے کہ
کسی نے مثل اونکے رد شرک و بدعت و احیای سنت مین کوشش نہین کی شاہ صاحب کا علم و فضل و تجربہ و دانی و کمال
اتباع سنت تھا اونکی تصانیف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے خاص کر حجۃ اللہ البالغہ و عقد الجید و انصاف و تفہیمات کے
مطالعہ سے یقین ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنا نظیر نہین رکھتا متاخرین تو کیا متقدمین مین بھی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا اس زمانے کے
سب علما اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین اونھین سے فیضیاب ہے تا اور اونھین پر اعتراض بیجا کرنا کفران نعمت کی
علامت ہے ہم سب مسلمانونکو چاہیے کہ ایسے پیشوای دین سے الفت و محبت رکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا
کرتے تھے اللھم ارزقنی حبک و حب من یحبک یعنی اے پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستونکی
محبت نصیب کر **قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوای اللہ کے کسیکے دلمین تو یہ القا نہین کر سکتا اھ حال آنکہ مفہوم
اس آیت کا یہ ہے کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین بیشک یہ بات حق ہے کہ جسکی قسمت مین گمراہی لکھی
گئی وہ کبھی ہدایت نہ پائیگا مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ انبیا و اصفیا و اولیا سے خلقت کو کچھ ہدایت حاصل نہین
ہوتی دیکھو پروردگار فرماتا ہے وانک لتھدی الی صراط مستقیم یعنی اے نبی تو ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ کی
طرف اور فرمایا کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور یعنی یہ کتاب ہمنے تجھپر نازل کی ہے
تاکہ تو نکالے لوگونکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور فرمایا ولکل قوم ھاد یعنی ہر گروہ کیواسطے ایک رہنما ہے اور
فرمایا وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق یعنی ہماری مخلوقات مین سے ایسے لوگ ہین جو سچی راہ بتلاتے ہین
پس ان آیتون سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ہمین سیدھی راہ دکھلانیکو آئے ہین اور موافق ہدایت
قرآن کے ظلمات سے طرف نور کے کھینچکر لاتے ہین اور ہر امت کیطرف رہنمائی کیواسطے رسول آتے رہے ہین اور
ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہین جو گمراہونکو راہ حق بتلاوین ہدایت و ضلالت تو تقدیر
الٰہی کے تابع ہے وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے اسمین کسیکو انکار نہین فاعل حقیقی وہی ہے مگر انبیا
و کتب آسمانی و اولیا و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہے اگر انکو ہدایت خلق مین
کچھ دخل نہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابین نازل نفرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اب جو
کوئی فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو و بیکار ٹھیراتا ہے

قولہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندۂ کامل کو حکم نہین کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے الخ شان نزول
اس آیت کا مفسرین یون لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپنے تمام خلقت کو طرف
توحید اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہودیونے لوگون مین یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی جانتے ہین مگر یہ شخص
مدعی نبوت چاہتا ہی کہ مجھپر ایمان لاؤ یعنی مجکو اپنا معبود سمجھو غرض اس تہمت سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا تاکہ کوئی
شخص آپکی بات نہ مانے اور آپکا دین اختیار نکرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرماکر اونکا فریب کھولدیا اور
ارشاد کیا کہ نبی شرک نہین بتلایا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہی کہ تم خدا پرست ہو۔ افسوس کہ یہان قصوری صاحب
بھی احبار کی پیروی کرتے ہین اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگاکر خلقت کو اونسے نفرت دلاتے ہین
عباد کے معنی اسجگہ عبادت کرنیوالے ہین اس لفظ سے پیرو مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا سراسر تحریف
ہی پیرو مرید مین تو شاگرد اور استاد کی نسبت ہوتی ہی جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام سیکھے اوسکو استاد
اور شیخ کہتے ہین اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع مین احسان کہتے ہین بتلاوے تو
اوسکو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین احسان کا درجہ سب علمون سے بڑھکر ہی اور جو لوگ اس منزلت عالی پر
پہونچتے ہین وہی پیرو مرشد سمجھے جاتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیونکے ڈھکوسلے ہین اسلام کے سوا اور
کچھ نہین ہی تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوۃ شریف مین بتادیتے ہین کہ درجۂ احسان کو اوسمین صاف صاف
ذکر کیا ہی پس قصوری صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہی کہ تعلیم مرتبۂ احسان کو شرک و بدعت کہتے ہین اور اون
کاملین کے حق مین جو طریقۂ مسنونہ کے معلم ہین آیت کُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللّٰہِ پڑھتے ہین اس آیت کو بیمحل لانے
سے معلوم ہوا کہ تحریف جو عادت یہود و نصارا کی ہی آپ مین بھی موجود ہی اور جو بعض لوگ اسزمانیکے کہتے ہین کہ بیعت
صالحون کے ہاتھ پر بیشک سنت ہی مگر پیری مریدی بدعت جواب اسکا یہ ہی کہ جب بیعت صالحونکے ہاتھ پر سنت جانتے
ہین تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اسواسطے کہ وہ عبارت ہی بیعت کرنے اور طریقۂ احسان بتلانے سے
دونون باتین کتاب و سنت سے ثابت ہین بلکہ اسوقت مین پیری مریدی فقط بیعت لینے اور بیعت
کے ہاتھ پر بیعت کیجاوے اوسکو پیر اور بیعت کرنیوالیکو مرید کہتے ہین پس تعجب ہی کہ بیعت تو سنت
او سپر بدعت ہو جاوے اور عامل اوسکا بدعتی کہلاوے جب معترضین اس تقریر سے

جاری ہوجاتے ہیں تو باتیں بناتے ہیں کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ نام اونکا یعنی بیعت لینے والیکو پیر کہنا اور
اور بیعت کرنیوالے کو مرید کہنا بدعت ہے حالانکہ یہ قول بھی اونکا غلط ہے کیونکہ [illegible] ہیں امور عادیہ
میں بالاتفاق بدعت نہیں ہوتی ورنہ غلام علی و احمد اللہ و عطاء اللہ وغیرہ نام رکھنا اور استاد و شاگرد وغیرہ کہنا
بھی بدعت ہوجائیگا کیونکہ یہ نام سلف سے منقول نہیں آپ [illegible] اسکا نام اوٹھانے سے شیعہ [illegible]
تو ریا ہو سے ہم الزام اونکو دیتے تھے وہ سب اپنا عمل آیا۔ **قولہ** قرآن ہی کی تعلیم کریں اور اسی سے [illegible]
[illegible] طریقہ محمدیہ کے الخ یہ بات تو نہایت ٹھیک ہے مگر [illegible] کلمۃ الحق اراد بہا الباطل
یہ طریقہ بیعت [illegible] میں تعلیم آسان ہوتی ہے اور جلد [illegible] ہو جاتی ہے اور تعمیل [illegible] کام [illegible]
کیا جاتا ہے اور یہ طریقہ قرآن و حدیث و تعامل [illegible] سے ثابت ہے ہرگز طریق محمدیہ [illegible] نہیں ہو سکتا
[illegible] حدیث [illegible] موافق قرآن کے ہے انکے ذریعہ سے تعلیم و ہدایت کرنا [illegible] تعلیم قرآن ہے [illegible]
شخص سے [illegible] میں جدا ہے [illegible] **قولہ** شاید شیخ صاحب کسی مصلحت [illegible] واہ قصوری صاحب کے نزدیک
جو بیان [illegible] شیخ کے کلام [illegible] سمجھے [illegible] شیخ نے [illegible] سے لکھا ہوگا بھلا کوئی ایسی مصلحت
بھی ہے جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز ہوجائے [illegible] مصلحت [illegible] کیا جائے [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ قصوری صاحب کے نزدیک [illegible] جھوٹ بولنا [illegible] لاحول ولا قوۃ
الا باللہ۔ جب ہی آپکا رسالہ بہتان اور جھوٹ کا پوٹ ہے۔ **قولہ** [illegible] ثابت ہوا کہ [illegible]
بات میں منفرد نہیں بلکہ اور مجتہدین بھی [illegible] ساتھ ہیں الخ قصوری صاحب کا تو یہ تکیہ کلام ہے [illegible] جھوٹ
بولنے کا تو نام ہی اجماع [illegible] اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس باب میں تو قیامت تک اونسے ممکن نہو
اگر سچے ہیں تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتلا دیں اور اونکے قول کو [illegible]
دعویٰ بے دلیل قبول نہیں [illegible] شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک قوم نے بیعت کے خلاف [illegible]
کیا تھا [illegible] یہ بھی فرمایا ہے وھذا الظن کاسد [illegible] یعنی یہ گمان اونکا غلط ہے پس شاہ صاحب [illegible]
کو رد کر چکے ہیں قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہیں ہے [illegible] عبارت جسکا قائل بھی مصنف کے نزدیک [illegible]
ہے [illegible] نقل کرتے ہیں [illegible] اپنی کتاب کو بھرتے ہیں [illegible] کوئی مجتہد یا امام یا عالم معتبر [illegible]

خلافت پر منحصر سمجھتا تو بالضرور مفسرین اور محدثین کسی کتاب میں اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے
صدہا کتابیں موجود ہیں کسی میں یہ مسئلہ پایا نہیں جاتا پھر اس بنای فاسد پر قصوری صاحب کا یہ
دعوی کہ بیعت پر عمل اور اختلاف ہوا اور باجماع امت بیعت منسوخ ہو ... ایسے دین کے ساتھ ہیں اور
راقم اس طرح سے ہیں منفرد نہیں کسقدر راستی اور حق سے دور ہے اگر لوگ ... قصوری صاحب کے تعصب بے
جا انصافی کو نہ سمجھیں تو انکا قصور ہے **قولہ** بعض علمائے متصوفہ کے طریق کا انکار کیا ہے الخ اقول البتہ بعض
بعض جہلا کے طریقے بالکل خلاف شریعت اور بدعت ضلالت ہیں سو علمای محققین مشایخ کاملین نے انکا
رد کر دیا ہے مگر کسی نے قصوری صاحب کی طرح بیعت توبہ و بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رد نہیں کیا اس انکار
حق صریح کا حصہ آپ ہی کو سزاوار ہے باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور بعض طرق
متصوفہ کا رد لکھا ہے لیکن درباب بیعت کے کہیں انکے زبان قلم سے حرف انکار نہیں نکلا آپ قصوری صاحب کس
گنتی و شمار میں ہیں ... اور امر حق کو مٹاتے ہیں ... **والحق**
یعلو ولا یعلی **قولہ** راقم کہتا ہے کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ... استغفار کی اول امر میں
تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی ... فرمایا درست فرمایا مگر قصوری صاحب
کا استنباط اوسے محض غلط اور بہتان ہے ... فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک
ہوگئی تھی قصوری صاحب کا افترا ہے چنانچہ واسطے تسکین ناظرین کے ہم یہاں اون روایتوں کو نقل
کرتے ہیں بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا نَزْنِیْ
وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی عبادہ بن صامت فرماتے ہیں
کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ کبھی ہم شرک اور زنا اور چوری
اور خون ناحق نہ کرینگے امام نووی بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ قبل از ہجرت
ہوا تھا مگر یہ نہیں کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہیں لی اور وہ ایسی بات
کیوں کہتے اس واسطے کہ صحیحین کی روایت کے خلاف اسکا ثابت ہوتا ہے مگر قصوری صاحب کی سمجھ
کے قربان جائیے کہ انہوں نے اپنی کج فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگا دی بخاری

مسلم میں وارد ہے اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ
بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا
بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ وَقَرَأَ عَلَیْهِنَّ فِی النِّسَآءِ
وَتَلَا اٰیَۃَ النِّسَآءِ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ
فَهُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ وَاِنْ شَآءَ
عَفَا عَنْہُ قَالَ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنی آنحضرت کی مجلس میں صحابہ کیا جماعت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ
اس بات پر بیعت کرو کہ شرک اور چوری و زنا نہ کرینگے اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالینگے اور بہتان اور حکم شرعی کے
خلاف حاکم کی نہ چلینگے اور صحیح بخاری و نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے یہ آیت بھی پڑھی اِذَا جَآءَکَ
الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ الخ پھر فرمایا جو شخص اس عہد کو پورا کریگا اللہ اوسکو اجر دیگا اور جو ان
گناہوں کا مرتکب ہوا اور دنیا میں سزا اوسکے لیے کفارہ ہے اور جس گنہگار کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی
کرے اوسکا معاملہ خدا کے سپرد ہے خواہ عذاب کرے خواہ بخشے نووی کہتا ہے یہ بیعت اسی بات پر آنحضرت
سے بیعت کی انتہی پس الفاظ حدیث سے اور آیت اِذَا جَآءَکَ پڑھنے سے صاف واضح ہو گیا کہ آنحضرت
نے یہ بیعت ہجرت کے بعد لی تھی اور آیت مذکورہ بعد ہجرت کے نازل
ہوا تھا اور اسیطرح آیت مذکورہ بھی بعد زمانہ ہجرت کے نازل ہوئی تھی پس یہ حدیث دو طرح سے ہمارے
دعوے کے موافق شہادت دیتی ہے قصوری صاحب نے الفاظ صریحہ کو چھوڑ دیا اور الٹا دعوی کر کے
ناحق اوسکو امام نووی کی طرف منسوب کر دیا ہے یہ انکی قلت فہمی ہے یا دیانت کی کمی ہے **قولہ**

اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہے قول مسلم کی جو اوس نے کہا ہے کہ یہ بیعت اول اسلام میں تھی الخ قصوری صاحب
تو بے سمجھے بوجھے آنکھیں بند کر کے لکھے چلے جاتے ہیں صحیح مسلم میں تو اسکا اشارہ بھی نہیں ہاں
نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا لکھا ہے کہ یہ بیعت لیلۃ العقبہ میں ہوئی تھی اسپر یہ حاشیہ اپنی طرف سے
چڑھا دیا (کہ بعد ہجرت بیعت متروک ہو گئی) اور پھر اس حاشیہ کو امام نووی کیطرف منسوب کر دیا
کیا قصوری صاحب مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہیں یا افترای محض کی عادت ہو گئی ہے اگر نووی و

یک ہین تو آپ کیون حیرہو گئے صد حیف ہے بصیرت ... نباشد فرق در سود و زیان + کور یک اند عصای

موسیٰ و سحر ساحر **قولہ** پھر آپنے بیعت مردون سے بھی ترک کردی الخ حال آنکہ حدیث متفق علیہ

کی جسکو ہم ابھی لکھ چکے ہین اس دعوای قصوریصاحب کے ابطال کیواسطے کافی ہے روایت دوسرے رد کی

نہین **قولہ** بیعت عورتون سے استغفار کی اول آیت تھی یعنی قبل ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی

اقول [illegible] آیت یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اسکے پہلے

آنحضرت عورتون سے بیعت کبھی نہین کی الخ اس قول مین دو احتمال ہین اول یہ ہے کہ قصوریصاحب کا

یہ ہے کہ آنحضرت قبل از ہجرت عورتون سے بیعت نہین کرتے تھے صرف مردون سے بیعت اسلام وجہاد

تو یہ کرتے تھے [illegible] غلط ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے بیعت جہاد نہین تھی بلکہ حکم جہاد کا بعد ہجرت

نازل ہوا ہو یا یہ ہو کہ قبل نزول آیت مذکورہ کے بیعت اسلام و توبہ [illegible] مردون سے کرتے تھے

تو [illegible] نہین [illegible] بھی غلط ہے کیونکہ قصوری صاحب کا قول ہے کہ [illegible] بعد از ہجرت متروک ہوئی

حالانکہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کی چھٹے سال ہجرت مین ہوئی کما فی کتب السیر

پس بیعت بعد صلح حدیبیہ کے متروک ہوئی نہ بعد ہجرت یہ سب قصوریصاحب کے کلام کا تناقض ہے

[illegible] کا بیان ہے ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد ہجرت متروک ہوئی اور نہ بعد از نزول آیت جیساکہ ہم

اسکو مفصل اوپر لکھ چکے ہین مگر اب بھی قصوری صاحب نہ سمجھین تو صد ہزار عقل و دانش بباید

گریست + **قولہ** اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت [illegible] مردون سے بھی آنحضرت

بیعت کی ہو الخ یہان سے قصوری صاحب کی [illegible] ظاہر ہوئی حال آنکہ ہجرت کے بعد بیعت [illegible]

بروایات صحیحہ ثابت ہین بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہم عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین

قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا

تسرقوا ولا تزنوا قرأ آیة النساء فبایعناہ علی ذلک یعنی عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر تھے

تو حضرت نے فرمایا مجھسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نکرینگے اور آپنے آیۃ النساء اذا

جاءک المؤمنات جو عورتون کے حق مین نازل ہوئی تھی پڑھی ان امور پر آپسے بیعت کی انتہی

اس حدیث میں یہ دو قرینے شاہد ہیں اور تفصیل اسکی یہ ہے [illegible] ذکر کر چکے ہیں [illegible]
سے کمال [illegible] علم حدیث کا استعداد ہو وہ سب حدیث سے [illegible]
دریافت کیجئے کہ انما شفاء العی السؤال [illegible] کا علاج ہے اور جو بے علم ہو اور علمات
نہ پوچھے تو مثل [illegible] ہو جائیگا اور بے سمجھے اعتراض کر کے
پشیمانی اٹھائیگا [illegible] قولہ ورنہ [illegible] آیت
کی کیا حاجت تھی لگے تو بیعت [illegible] شمعون بلاوم تصوری صاحب کو کیا ہوگیا کہ اب آیات قرآنی
کے شان نزول میں بھی اپنی رائے سے حکم لگانے لگے اور اس وعید سے بالکل بیخبر ہوگئے کہ آنحضرت نے فرمایا
من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار یعنی جو شخص [illegible]
بیان کرے سو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے [illegible] نزول آیت
[illegible] اشترط سهيل بن عمرو على النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
يأتيك منا أحد وإن كان على دينك إلا رددته إلينا [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم
على ذلك فرد يومئذ أبا جندل [illegible] ولم يأته أحد من الرجال إلا رده وإن كان مسلما [illegible]
المؤمنات مهاجرات وكانت أم كلثوم ممن خرج إلى رسول الله [illegible] أهلها [illegible]
[illegible] فيهن إذا جاءك
المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن وكان رسول الله يمتحنهن بهذه الآية يا أيها
الذين آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات إلى غفور رحيم یعنی جو شرائط سہیل بن عمرو نے
آنحضرت سے منظور کرائے تھے انمیں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو [illegible] تمہارے پاس آوے
اگرچہ وہ مسلمان ہو گیا ہو ہمارے حوالے کر دینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کرلی [illegible]
اور اسی روز ابو جندل [illegible] کو جو آنحضرت کے ساتھ ہجرت کرنیکو ملنے آئے تھے آپنے [illegible]
شخص آتا اگرچہ وہ مسلمان ہو کر آتا اسکو بھی لوٹا دیتے تھے اور مسلمان عورتیں گھر بار چھوڑ کر
چلی آئیں ام کلثوم بھی انہیں میں تھیں انکے رشتہ دار [illegible]

چاہیے [illegible] آپ نے [illegible] پروردگار نے یہ چند آیتیں سورہ ممتحنہ کی نازل فرمائیں *
یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم یعنی [illegible] مومنات عورتیں [illegible] ہجرت کرکے تمہارے پاس
آویں تم اونکا امتحان کر لو [illegible] ان آیتوں [illegible] [illegible] [illegible] پہلے ہوا
تھا [illegible] [illegible] کہ جو [illegible] آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو واپس کر دینا)
عورتیں [illegible] پروردگار [illegible] منظور نہوا تو آیتیں نازل کرکے کفار کے عہد کو توڑ دیا۔
[illegible] ان آیتوں [illegible] سبب [illegible] مذکور ہے قصوری صاحب نے اس ظاہر
روایت [illegible] عدول کرکے اپنی [illegible] [illegible] [illegible] اور آیتیں نازل [illegible]
[illegible] آیات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
قولہ مومنات [illegible] [illegible] [illegible] اسکو [illegible] [illegible]
آنحضرت [illegible] [illegible] اور آیۃ النساء جسکو قصوری [illegible] عورتیں [illegible] [illegible] اور کی
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبایعن [illegible] النساء
[illegible] رسول اللہ [illegible] تعالی [illegible] یعنی آنحضرت [illegible] [illegible] بیعت
[illegible] [illegible] [illegible] بیعت کی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] مذکور [illegible] خاص [illegible] [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] آیت [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible] مومنات [illegible] [illegible]
بیانات قصوری [illegible] [illegible] توضیح نبوی کے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] قولہ اور [illegible] [illegible] [illegible] حضرت کے پاس
[illegible] [illegible] [illegible] کی بیعت [illegible] کے بیعت کریں [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تحریف نبوی کے قصوری صاحب [illegible]
یعنی [illegible] [illegible] بروایت ابن عباس [illegible] آنحضرت
[illegible] اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ

اخیر تک پڑھ کر [illegible] اور فرمایا کہ [illegible] بیعت کرو [illegible] ایک عورت [illegible] گیا [illegible]

پس اس سے پڑھا گیا [illegible] بیعت اور بیعت کی درخواست کی [illegible]

کی روایت میں تصریح ہے کہ [illegible] ارشاد کیا کہ تم مجھ سے اس طرح بیعت نہیں کرتے جیسے

عورتوں نے کی ہے [illegible] بخاری میں سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے قال بایعت النبی صلی

الله علیه وسلم [illegible] الظل [illegible] قال یا ابن الاکوع الا [illegible]

قال قلت قد [illegible] قال وایضا فبایعته الثانیة [illegible] بیعت [illegible] آنحضرت

[illegible] ہو گئے تو [illegible] اکوع

کیا تو تم بیعت [illegible] ہو چکا ہوں فرمایا [illegible] بھی

[illegible] بیعت میں مقام غور ہے کہ جب آنحضرت [illegible] بیعت [illegible]

بیعت کی رغبت [illegible] سے [illegible]

میں [illegible]

[illegible] صلی الله علیه [illegible]

معلوم ہوئی [illegible] چلی جاتی ہے [illegible]

سے [illegible] نہیں آتی [illegible]

کر [illegible] حضرت [illegible] بیعت [illegible]

یہ بھی [illegible] رسول الله [illegible] آپ سے بیعت کرتے [illegible]

[illegible] بیعت [illegible] فتح

کو [illegible] آنحضرت [illegible] بیعت لیتے تھے

کما اخرجه ابن ابی حاتم [illegible] قال انزلت هذه الآیة یوم الفتح [illegible]

علیه وسلم [illegible] علی الصفا وعمر یبایع النساء تحتها [illegible] صلی الله

[illegible] ابن مردویه [illegible] آیا [illegible]

[illegible] ابوداؤد میں ام عطیہ سے [illegible] کہ جب حضرت رسالت پناہ مدینہ میں تشریف فرما ہوئے انصار کی عورتوں کو
ایک مکان میں جمع [illegible] کیا اور حضرت عمرؓ کو [illegible] بیعت لینے کے لئے بھیجا چنانچہ [illegible]
[illegible] لکھے ہیں واخرج ابن سعد وعبد بن حمید وابو داؤد وابو یعلی
والطبرانی وابن مردویہ والبیہقی عن ام عطیۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت ثم ارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی
الباب فسلم فقال انا رسول رسول اللہ الیکن تبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا
تسرقن ولا تزنین [illegible] فقلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل البیت
یعنی ام عطیہ نے فرمایا جس وقت آنحضرت [illegible] مدینہ میں تشریف لائے اپنے انصار کی عورتوں کو حکم دیا
ایک جگہ جمع ہوویں اور عمر فاروقؓ کو [illegible] سو حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے ہوئے اور سلام
کیا اور کہا میں [illegible] تمہارے پاس آیا ہوں کیا تم بیعت کرتی ہو اس
پر کہ [illegible] عمر فاروقؓ نے باہر سے دروازے کے ہاتھ
[illegible] گھر کے اندر سے [illegible] ہاتھ پھیلائے [illegible] صاحب [illegible] ہیں کہ
[illegible] خطاب سے [illegible] بیعت کی [illegible] عمر فاروقؓ کو ہرگز نائب
[illegible] بھیجتے [illegible] راشدین سے بیعت کرنے کو جائز سمجھتے ہیں [illegible]
سے ثابت ہو گیا کہ بیعت [illegible] خلافت [illegible] خاصہ [illegible]
[illegible] خاصہ ہو کہ آپ تنہا [illegible]

تصور الشیخ [illegible] | [illegible] بیعت [illegible]